REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۲۸ — شمارہ ۲۶

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ: سالانہ ۱۵ روپے، ششماہی ۸ روپے، ممالک غیر ۳۰ روپے، فی پرچہ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR QADIAN PIN. 143516.

۲ شعبان ۱۳۹۹ ھ — ۲۸ احسان ۱۳۵۸ ہش — ۲۸ جون ۱۹۷۹ ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۵ احسان (جون) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل کے ذریعہ موصولہ مورخہ ۱۷ جون کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کے دانتوں میں تکلیف چل رہی ہے۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۵ احسان (جون) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع حضرت بیگم صاحبہ تاحال بنگلور میں قیام پذیر ہیں۔ اطلاع ملی ہے کہ ۱۰ جون کو مدراس میں ڈاکٹر نے معائنہ کر کے اطمینان کا اظہار کیا ہے اور بتایا کہ ایک عصب میں کسی قدر کمزوری ہے۔ وہ بھی صبح و شام کی سیر سے جاتی رہے گی۔ ۲۱ جون کو محترم صاحبزادہ صاحب اور حضرت بیگم صاحبہ حیدرآباد کے لئے روانہ ہونے والے تھے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر اسی طرح ایمان لاتے ہیں جس طرح ایک سچے مسلمان کو لانا چاہیئے

مَیں ذرہ بھر بھی اسلام سے باہر قدم رکھنے کو ہلاکت کا موجب یقین کرتا ہوں!!

مَلفُوظات حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام

"میں ابتداء سے بیان کرتا آیا ہوں کہ میں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ذرہ اِدھر اُدھر ہونا بے ایمانی سمجھتا ہوں۔ میرا عقیدہ یہی ہے کہ جو اس کو چھوڑے گا وہ جہنمی ہے۔ پھر اس عقیدہ کو نہ صرف تقریروں میں بلکہ ساٹھ کے قریب اپنی تصنیفات میں بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے اور دن رات مجھے یہی فکر اور خیال رہتا ہے۔ پھر اگر یہ مخالف خدا تعالیٰ سے ڈرتے تو کیا اُن کا فرض نہ تھا کہ ہمیں بتلاتے کہ تمہاری فلاں بات خارج از اسلام ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ یا اس کا تم کیا جواب دیتے ہو؟ مگر نہیں، اس کی ذرا پرواہ نہیں کی۔ سُنا، اور کافر کہہ دیا۔ میں نہایت تعجب سے اُن کی اِس حرکت کو دیکھتا ہوں۔ کیونکہ اوّل تو حیات و وفاتِ مسیح کا مسئلہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں جو اسلام میں داخل ہونے کے لئے شرط ہو، یہاں بھی ہندو یا عیسائی، مسلمان ہوتے ہیں۔ مگر بتاؤ کہ کیا اُس سے یہ اقرار بھی لیتے ہو۔ بجز اس کے کہ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ...... کیا میں اور میری جماعت اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ نہیں پڑھتی؟ کیا میں نماز نہیں پڑھتا۔ یا میرے مرید نہیں پڑھتے؟ کیا ہم رمضان کے روزے نہیں رکھتے؟ اور کیا ہم اُن عقائد کے پابند نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی صورت میں تلقین کئے ہیں۔

میں سچ کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اور میری جماعت مسلمان ہے۔ اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر اسی طرح ایمان لاتی ہے، جس طرح ایک سچے مسلمان کو لانا چاہیئے۔ میں ایک ذرہ بھی اسلام سے باہر قدم رکھنا ہلاکت کا موجب یقین کرتا ہوں۔ اور میرا یہی مذہب ہے کہ جس قدر فیوض اور برکات کوئی شخص حاصل کر سکتا ہے اور جس قدر تقرب الی اللہ پا سکتا ہے وہ صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت اور کامل محبت سے پا سکتا ہے، ورنہ نہیں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۲۳ تا ۲۲۵)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۸ ہش / ۱۹۷۹ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۸ ہش / ۱۹۷۹ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ مبلغین کرام اور احباب جماعت مطلع رہیں۔ اور ابھی سے اس مبارک اور روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ جو احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں بھی شمولیت کر کے مستفید ہو سکتے ہیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار ہفت روزہ بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۸ راحسان ۱۳۵۸ ہجری شمسی

الحاد اور بے دینی کے خلاف

دُنیا کے مذہب پسند طبقہ کی طرف سے عظیم جہاد کی ضرورت

اخبار "ہند سماچار" جالندھر کے ایڈیٹر و مالک جناب لالہ جگت نارائن جی جہاں ایک بزرگ صحافی ہونے کے لحاظ سے صوبائی و مُلکی سیاسیات پر وسیع نظر رکھتے ہیں، وہاں پکے آریہ سماجی ہونے کے ناطے سے مذہب کی اہمیت اور نوعِ انسان کے لئے نہایت درجہ مفید ہونے کے نہ صرف قائل ہیں بلکہ مختلف مواقع پر وہ اس موضوع پر بڑے بڑے اجتماعات کو بھی خطاب کرتے رہتے ہیں جس میں نئی پود جو الحاد اور بے دینی کی طرف بڑی تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے، معزز افراد کو توجہ دلاتے رہتے ہیں کہ وہ اپنی اگلی نسل کو اس خوفناک ذہنی تبدیلی سے باز رکھنے کی کوشش کریں۔ اس لئے ہم بھی آج کی گفتگو کا آغاز لالہ جی کی ایک ایسی ہی تقریر کے چند اقتباسات سے کر رہے ہیں۔ گزشتہ ماہ کے اواخر میں موصوف نے لدھیانہ میں جو تقریر کی اس بارہ میں ہند سماچار میں شائع شدہ خبر ملاحظہ ہو:-

"لدھیانہ ۲۷ر مئی۔ لالہ جگت نارائن سابق ایم۔ پی نے پھر چیتاونی دی ہے کہ ناستکتا (یعنی الحاد و بے دینی۔ ناقل) کی سُرخ آندھی بھارت کو اپنی لپیٹ میں لینے کے لئے بڑھی آرہی ہے۔ اس آندھی کا مقابلہ بھارت کے بچوں اور نوجوان پیڑھی کو دھرم پرائن بنا کر ہی کیا جا سکتا ہے۔ لالہ جی پریم مندر کے سالانہ سمارہ میں ..... بطور مہمانِ خصوصی بھاشن دے رہے تھے۔ آپ نے ناریوں کو تلقین کی کہ وہ اس اندھیرے دَور میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اپنے بچوں کو دھرم پرائن بنائیں ...... آپ نے اس حقیقت پر بھاری دُکھ کا اظہار کیا کہ آج ہم مادہ پرستی کے چنگل میں بُری طرح پھنس گئے ہیں۔ اور ہر جائز و ناجائز ڈھنگ سے روپیہ کمانا ہی ہمارا نصب العین بن کے رہ گیا ہے۔ لالہ جی نے کہا، میری ساری زندگی سیاست میں گزری ہے ...... لیکن میں نے آپ کے سامنے آج اپنے دل کی بات کا اظہار کیا ہے جو میں آج کے گھناؤنے ماحول میں ذاتی طور پر محسوس کرتا ہوں۔"

(ہند سماچار ۲۸/۵/۷۹ صفحہ ۵)

اس نوع کا احساس صرف لالہ جی ہی سے مخصوص نہیں بلکہ جو کوئی ہوش مند آدمی زمانہ کے جلد جلد بدلتے خیالات پر گہری نظر کرتا ہے وہ سُرخ آندھی کی تباہ خیزی سے بے چین ہوئے بغیر رہ نہیں سکتا۔ ابھی چند روز قبل کی بات ہے، یو۔پی کے ایک احمدی دوست قادیان آئے۔ ان کے ہمراہ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ غیر از جماعت نوجوان بھی تھے۔ وہ قادیان میں احمدیہ جماعت کا مرکز دیکھنے اور جماعت کی دینداری اور اسلام پر عملدرآمد ہونے کا ذاتی طور پر مشاہدہ کرنے کے لئے آئے تھے۔ چند روز یہاں رہے۔ کچھ وقت کے لئے انہیں راقم الحروف سے بھی بات چیت کرنے کا موقعہ ملا۔ ان کی باتوں میں ایک خاص قسم کا درد محسوس ہوا۔ اور وہ زیر تعلیم یافتہ مُسلم نوجوانوں کا کمیونسٹ خیالات سے بسُرعت متاثر ہوتے چلے جانا تھا۔ اس سلسلہ میں موصوف سے کھُل کر بات چیت ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ نئی پود کو مذہب اور دین کی اہمیت بتائی جائے۔ اور خدا کی ہستی پر ناقابلِ تردید ثبوت سے ان کو اس طور پر واقف و آگاہ کیا جائے جس سے وہ دہریت کا شکار ہو جانے سے بچ سکیں۔ وقت کے مناسب حال ہم نے انہیں اس اہم موضوع پر کچھ معلومات بہم پہنچائیں۔ اور وعدہ کیا کہ آئندہ بھی اخبار بدر کے ذریعہ ایسے موضوعات کے بارہ میں قارئین کرام کی خدمت میں معلوماتی مضامین پیش کرتے رہیں گے۔

اتفاق کی بات ہے کہ اسی دوران ربوہ کے مرکزی دفتر سے راقم الحروف کو اپنے مقالہ "معبودِ حقیقی" کے بارہ میں قسط وار شائع کرنے کا حکم ہوا۔ اس کی تعمیل میں گزشتہ اشاعت سے اس مقالہ کی اقساط شائع کی جا رہی ہیں۔ ہمارا یقین ہے کہ جو بھائی اور عزیز ان اقساط کا بغور مطالعہ کرے گا اور اس کی روشنی میں اس موضوع کے دلائل اچھی طرح سے ذہن نشین کر لے گا وہ کسی بھی مجلس میں دہریت کی باتوں کا بخوبی جواب دے سکنے کے قابل ہو جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ عصرِ حاضر کی اسی اہم ضرورت کے پیشِ نظر ہی یہ مقالہ قلمبند کیا گیا تھا۔ اس لئے احبابِ جماعت اس کی آئندہ اقساط کو اپنے پاس محفوظ رکھتے ہوئے ان سے علمی استفادہ کر سکتے ہیں۔ اور اپنے حلقۂ احباب میں اس کے دلائل سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

مذہب کی جان خدا کی ہستی ہے۔ جب آپ دو اور دو چار کی طرح کسی بھٹکے ہوئے عزیز کو یہ بتا دیں کہ اس کائناتِ عالم کا پیدا کرنے والا اور اس کے وسیع و عریض نظام کو چلانے والا اس کی ہر آن نگرانی کرنے والا ایک خدا ہے جس کی قدرتوں کے کرشمے ہر آن ظاہر ہوتے رہتے ہیں، وہ اپنی صفات کے ساتھ پہچانا جاتا ہے۔ ایک بندۂ ناچیز اُس کی ذات سے اپنا تعلق پیدا کر کے نہ صرف اس کا مقرب بن سکتا ہے بلکہ اس کے ذریعہ خدا کی غیر معمولی قدرتوں کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ تو پھر کسی شخص کو بھی ایسے خدا کی ہستی اور قدرتِ کاملہ سے انکار کی گنجائش [illegible]

مذہب وہ مضبوط بندھن ہے جو ہر انسان کو خواہ وہ دُنیا کے کسی بھی خطہ میں آباد ہوں۔ گورے ہوں یا کالے، مغربی ہوں یا مشرقی۔ دُنیا کی کوئی سی زبان وہ بولتے ہوں۔ سب کے سب کو انسانی برادری میں شامل [illegible] مذہب ہی ہے جو ہمیں دوسرے انسان کے ساتھ اخوت کا سبق دیتا اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک اور ملاطفت سے پیش آنے کی ہدایت دیتا ہے۔ اسی طرح یہ مذہب ہی ہے جو اخلاقِ فاضلہ کا مخزن ہے۔ اسی سے اخلاق و ایمان کے سوتے پھوٹتے ہیں۔ حتیٰ کہ اخلاق جس کا واحد خالق ہے، اس کی صحیح تعریف بھی مذہب کے آئینہ میں معلوم ہوتی ہے۔ اخلاق کیا ہیں؟ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اس بارہ میں نہایت ہی عام فہم انداز میں بتایا کہ انسان کے طبعی جذبات جب موقع اور محل کے مطابق صادر ہوں اخلاق کہلاتے ہیں۔ کیونکہ جذبات حیوانوں سے بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ انہیں خلقی طور پر ایسا شعور عطا نہیں ہوا جس کے ذریعہ وہ موقع اور محل کی اچھائی یا بُرائی میں امتیاز کر سکیں۔ اس لئے کسی بھی حیوان کو با اخلاق نہیں کہہ سکتے۔ یہ حضرتِ انسان ہی ہے جو اپنے شعور اور سوجھ بوجھ کے نتیجہ میں اگر اپنے طبعی جذبات کو موقع اور محل کے مطابق کام میں لاتا ہے تو وہ با اخلاق کہلاتا ہے۔

اس موقع پر ہم ایک تازہ ترین مثال خبر کے رنگ میں بیان کرنا چاہتے ہیں جو اس ہفتہ میں دُنیا کے چوٹی کے سیاست دانوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ آپ نے اخبارات میں روس اور امریکہ کے سربراہوں کی آسٹریا کے دارالسلطنت وی آنا میں ایک اہم معاہدہ کے لئے اکٹھے ہونے کی خبر پڑھ چکے ہوں گے۔ یہ معاہدہ اخباری اصطلاح میں "سالٹ ۲" کے نام سے مشہور ہوا ہے۔ (سالٹ ۲ کی تفصیل اسی پرچہ میں دوسری جگہ درج کی جا رہی ہے) یہ معاہدہ ۱۸ر جون کو طے پایا۔ اس سے دو روز قبل کی خبر ملاحظہ ہو:-

"ویانا ۱۷ر جون (رائیٹر) امریکی سفارت خانہ کے استقبالیہ کے بعد کل روس اور امریکہ کے صدر اپنی نوّے منٹ کی بات چیت کا پہلا دَور شروع کرتے کے لئے جانے لگے تو روس کے ۷۲ سالہ صدر مسٹر بریژنیف نے جو کسی مذہب کو نہیں مانتے، صدر کارٹر کو کانفرنس کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے متنبہ کیا کہ "اگر ہم ناکام ہو گئے تو خدا ہمیں معاف نہیں کرے گا" مسٹر کارٹر نے جو پیدائشی عیسائی ہیں اور مذہبی آدمی ہیں، صدر بریژنیف کے ان الفاظ کو قلمی نوٹوں کے کاغذات پر سب سے اوپر تحریر کر لیا۔"

(اخبار الجمعیۃ دہلی ۱۸/۶/۷۹ صفحہ ۲)

دیکھا آپ نے! ایک منکرِ مذہب بھی بعض قسم کے پیش آمدہ مشکل حالات کی نزاکت کے وقت خدا کو یاد کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اگر صدر بریژنیف کا یہ فقرہ جو ایسے وقت میں اُن کے مُنہ سے نکلا کوئی سیاسی پہلو نہیں رکھتا تو ہمیں کہنے دیجئے کہ یہ وہ ضمیر کی آواز ہے جو انسان کو آستانۂ الٰہی پر مجبور کر کے جھکا دیتی ہے۔ دلائل دیتے کے وقت تو وہ خدا کی ہستی پر منفی دلائل کا انبار لگا دیتا ہے۔ اور بڑی سے بڑی وزنی دلیل کو بھی "نہ" کہہ کر نظر انداز کر سکتا ہے۔ لیکن انسان پر جب بھی مجبوری اور حالات کی پیچیدگی اور نزاکت کا وقت آتا ہے تو اُس کے اندر کی آواز اُسے اُس بالا ہستی کی طرف جُھک جانے کے لئے مجبور اور لاچار کر دیتی ہے۔ اس وقت ہمیں ان حالات کا تجزیہ قارئینِ کرام کے سامنے کر کے بتانے کی ضرورت نہیں کہ کیسے پیچیدہ اور نازک ماحول میں بے اختیاری کے عالم میں کمیونسٹوں کی اس بہت بڑی شخصیت کی زبان پر ایسے الفاظ آ گئے کیونکہ انہی دنوں میں اس طرح کی تفصیلی خبریں

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

محض قرآن کریم کی تلاوت کافی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ ہمیں اس سے دلی لگاؤ ہو اور ہم اس کا اثر قبول کریں

قرآن کریم کے اثر کو قبول کرنے کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہے (۱) خشیت الٰہی (۲) محبت الٰہیہ ذاتیہ

ہر احمدی جو اپنی عمر اور تربیت کے لحاظ سے اس سلسلہ میں ابتداء کر چکا ہے، اپنی حرکت میں کمی نہ آنے دے!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳۰ احسان ۱۳۵۱ ہش مطابق ۳۰ جون ۱۹۷۲ء بمقام سعید ہاؤس ایبٹ آباد۔

سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:۔

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ ۝ قُلِ اللّٰہَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّہٗ دِیْنِیْ ۝

اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِھًا مَّثَانِیَ ق تَقْشَعِرُّ مِنْہُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ ج ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُھُمْ وَقُلُوْبُھُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ ط

(الزمر: ۱۲۔۱۵۔۲۴)

اور پھر فرمایا:۔

"ہماری فضل عمر تعلیم القرآن کلاس جولائی کے وسط میں شروع ہو رہی ہے۔ اس دفعہ گذشتہ سال کے اعلان کے مطابق اس کلاس کے انعقاد میں

ایک بنیادی تبدیلی

یہ کی گئی ہے کہ اس کے لئے چار ہفتوں کا جو کورس مقرر ہے، اس میں سے پہلا ہفتہ ضلع کی جماعتوں نے یہ کلاس لینی ہے۔

گذشتہ سال ہمارے وہ دیہاتی بچے جن کی تربیت کو نظر انداز کیا گیا تھا، جب ربوہ آئے تو وہ آداب مسجد سے بھی واقف نہیں تھے۔ اور لطف یہ ہے کہ اعتراض کرنے والے ضلع کے ایک ذمہ دار عہدیدار ہی تھے۔ جنہوں نے ان کی صحیح تربیت نہیں کی تھی۔

پس ایک تو ربوہ میں رہ کر کلاس سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی خاطر اور دوسرے عہدیداران ضلع کو احساس ذمہ داری دلانے کی خاطر میں نے یہ حکم دیا تھا کہ پہلا ہفتہ اضلاع یہ کلاس لیں۔ اور پھر دوسرا تیسرا اور چوتھا ہفتہ یہ کلاس ربوہ میں منعقد ہو۔ ربوہ میں جب یہ کلاس شروع ہوگی تو اس میں ہمارا وہی نوجوان شامل ہو سکے گا جو پہلے ہفتہ کا کورس اپنے ضلع میں مکمل کر چکا ہوگا۔ ورنہ اسے وہاں سے واپس کر دیا جائے گا۔ اس لئے اضلاع کو چاہیئے کہ وہ ایسے بچوں کو ربوہ بھیجنے کی خواہ مخواہ تکلیف نہ کریں۔

میں اس کلاس میں شامل ہونے والوں کو خصوصاً اور ہر احمدی مسلمان کو عموماً اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم کی محض تلاوت کافی نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم کا اثر بھی قبول کریں۔ یہ کوئی جادو یا ٹونہ نہیں ہے، کہ آپ نے اس کی تلاوت کی اور اس کا آپ کو فائدہ پہنچ گیا۔ گو قرآن کریم سراپا برکت ہے۔ اس کے پڑھنے سے کچھ نہ کچھ تو برکت مل جائے گی۔ اس سے تو انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن وہ برکت نہیں ملے گی۔ جس کے لئے قرآن کریم کا نزول ہوا تھا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں جن کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے، قرآن کریم کا اثر قبول کرنے کے لئے

دو بنیادی باتیں

بتائی ہیں۔ ایک خشیت اللہ کا ہونا۔ اور دوسرے محبت الٰہی کا دل میں پایا جانا۔

جہاں تک خشیت کا تعلق ہے، عربی زبان میں صرف خوف یا ڈر کا نام خشیت نہیں ہے۔ بلکہ اس خوف کو خشیت کہتے ہیں جو کسی کی عظمت اور جلال کی معرفت کے بعد اس کا خوف کھانا۔ "خشیت" کہلاتا ہے۔

پھر اسی طرح محبت سے میری مراد دنیوی محبت نہیں، بلکہ خدا تعالیٰ سے جب محبت کا تعلق ہو۔ تو اسے محبت الٰہی کہتے ہیں۔ اور یہ محبت، اللہ تعالیٰ کی جمالی صفات کے نتیجہ میں اور اس کے احسان کو دیکھ کر دلوں میں پیدا ہوتی ہے۔

چنانچہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ میں صرف اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کروں۔ عربی محاورہ اور اردو ترجمہ کے لحاظ سے

عبادت کا مطلب

یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں صرف اللہ تعالیٰ کے حضور تذلل اور فروتنی اختیار کروں۔ غرض عربی لغت میں عبادت کے معنے "غَایَۃُ التَّذَلُّل" کے ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے انتہائی تذلل اور فروتنی کی راہوں کو اختیار کیا جائے مگر یہ تذلل اسی وقت نفس انسانی میں پیدا ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی جلالی صفات اور اس کی عظمت کا عرفان ہو۔ اس کے بغیر تذلل اختیار نہیں کیا جا سکتا درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اس قدر عظمت اور جلال ہے کہ جب لوگ ان صفات کو پہچاننے لگتے ہیں تو ان کا سر پھر بامر مجبوری ہی اٹھتا ہے۔ ورنہ جھکا ہی رہتا ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار تھے۔ (اس وقت مجھے یاد نہیں رہا کہ گھوڑے پر سوار تھے یا اونٹنی پر) اور آپؐ دعا میں لگے ہوئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کا آپؐ کی طبیعت پر اتنا اثر تھا کہ دیکھنے والوں نے دیکھا کہ آپؐ کا سر جھکنا شروع ہوا یہاں تک کہ کاٹھی کے ساتھ لگ گیا۔ اور اس سے نیچے تو جا ہی نہیں سکتا۔ پس یہ ہے غایت تذلل یعنی انتہائی فروتنی اور اسی کا ظاہری کمال۔ آپؐ کا سر کاٹھی کے ساتھ لگ گیا۔ اس سے نیچے جا ہی نہیں سکتا تھا۔ اور یہ اتنا تذلل اور فروتنی ہے جس سے زیادہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے یہ قلبی، روحانی اور ذہنی کیفیت پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔ جب تک انسان اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کے جلوے نہ دیکھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی عظیم جلالی صفات کی معرفت نہ رکھتا ہو۔ اس لئے فرمایا

یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ

جو لوگ اپنے رب کی خشیت رکھتے ہیں یعنی اس کی عظمت کو دیکھ کر اس کے سامنے تذلل اختیار کرتے ہیں۔ ان کو قرآن کریم کی تعلیم اس رنگ میں اور اس طور پر متاثر کرتی ہے کہ ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی آدمی کے سامنے یکدم جنگل میں شیر آجائے یا کسی اور چیز سے ڈر جائے (اور عام زندگی میں بھی کئی دفعہ ہر انسان کو ایسا تجربہ ضرور ہوتا ہے) تو ایک سنسنی سی پیدا ہو جاتی ہے اور انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جسم میں خوف کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے۔

تَقْشَعِرُّ

کے یہی معنے ہیں یعنی خوف کے مارے جسم میں لہر دوڑنے اور سنسنی پیدا ہونے کے معنوں میں تَقْشَعِرُّ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

پس ہمارے رب کے مقابلہ میں شیر کی کیا حیثیت ہے۔ یا اگر پہاڑ کی بلند چٹانیں ہوں اور ان کے نیچے آپ کھڑے ہوں تو آپ کا دماغ چکرا جاتا ہے۔ اس کی تھوڑی سی بلندی دیکھ کر تو اللہ تعالیٰ کی بلندی اور اس کی رفعت اور اس کی عظمت کا تو انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ تو نہ ختم ہونے والی صفات ہیں۔

غرض جیسا کہ ان آیات میں بیان کیا گیا ہے ہمیں اپنے اندر خشیت یعنی تذلل پیدا کرنا چاہیئے۔ جبھی

قرآن کریم کی تعلیم

اثر کرے گی۔ اور وہ کیفیت جو عظمت

کے مشاہدہ کے بعد پیدا ہوتی ہے وہ پیدا ہونے لگ جائے گی۔ لیکن اگر خشیت اللہ نہ ہو، اگر اللہ تعالےٰ کی عظمت کا احساس پیدا نہ ہو اور اس کے سامنے تذلّل اختیار کرنے کا عہد نہ ہو تو پھر قرآن کریم کی تعلیم کا کوئی اثر نہ ہوگا۔

پس انسان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر خشیت اللہ پیدا کرے۔

خشیت اللہ صرف کسی انتہا کا نام نہیں ہے بلکہ اس کی ابتداء بھی ہے اور اس کی انتہا بھی ہے۔ نیز اس کی ابتداء اور اس کی انتہا میں بڑے فاصلے ہیں۔ اور ... دوری ہے۔ انسان اسے شروع کرتا ہے اور پھر وہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ کہیں سے کہیں پہنچ جاتا ہے۔ آخر حضرت خالد بن ولید اسلام لانے کے بعد پہلے دن تو اتنی خشیت اللہ نہیں رکھتے تھے۔ جتنی مثلاً یرموک کے میدان میں انہوں نے دکھائی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کے رعب کے نیچے آکر انتہائی عاجزی کی راہوں کو اختیار کیا تھا۔ وہ جرنیل تھے مگر خلیفۂ وقت کا حکم آیا تو سپاہی بن گئے۔ اور دل میں قطعاً کسی قسم کا کوئی احساس پیدا نہیں ہونے دیا۔ اس سطح کہ جہاں اُن کو خلافت کے ... نے لاکر کھڑا کیا تھا اس سے بھی نیچے انہوں نے خود اپنے آپ کو کھڑا کیا ہوا تھا اور یہی

انتہائی تذلّل کا مقام

ہے۔ پس یہ تو ہے خشیت۔

دوسرے محبّتِ الٰہی ہے جو

ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ

سے مستنبط ہے اور یہ محبت اللہ تعالےٰ کے احسان اور دوسری جمالی صفات کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ پس ان ہر دو یعنی خشیت اور محبت کی ایک ابتداء بھی اور ایک انتہا بھی ہے۔ لیکن کوئی فاصلہ حرکت کے بغیر طے نہیں کیا جا سکتا۔ اور کسی منزل پر آپ چلے بغیر پہنچ نہیں سکتے۔ اس لئے جب آپ اس کی ابتداء کریں اور پھر حرکت کریں یعنی اپنی ذہنی، اخلاقی اور روحانی تربیت کریں تب آپ یہ فاصلہ طے کر سکتے ہیں اور استعداد کے مطابق اس کی انتہا تک پہنچ سکیں گے۔ چونکہ ہر ایک آدمی کی صلاحیت مختلف ہوتی ہے۔ اس لئے ہر ایک آدمی نے اپنے دائرہ صلاحیت میں ترقی کرنی ہے تاہم اس دائرہ کے اندر رہتے ہوئے اپنے

لحاظ سے

چھوٹی سی ابتداء

کر کے اس کی انتہا تک پہنچنا ہے۔

پس قرآن کریم محض پڑھنے کی کتاب نہیں ہے۔ یہ تو ایک ایسی کتاب ہے جس سے زندگیوں میں اس سے بھی بڑا انقلاب آتا ہے جو انسان کی ظاہری آنکھ نے اشتراکی انقلاب کی شکل میں روس یا سوشلسٹ انقلاب کی شکل میں چین میں دیکھا ہے۔ انسان دراصل خود ایک عالم ہے۔ ہمارے صوفیاء نے انسان کو ایک یونیورس قرار دیا ہے۔ ایک زاویۂ نگاہ سے حقیقت بھی یہی ہے کہ انسان خود ایک عالم ہے اس کے اندر ایک انقلاب آجاتا ہے۔ لیکن اس انقلاب کے لئے یہ ضروری ہے کہ خشیت اللہ ہو۔ پھر یہ انسان کو

اللہ تعالیٰ کی عظمت

اور اس کے جلال اور دوسری صفات کا عرفان دیتی ہے اور اس میں بڑھاتی چلی جاتی ہے اسی طرح اللہ تعالےٰ سے ذاتی محبت بھی ہونی چاہیئے۔ آپ کتّے کو دس دن روٹی دیں تو وہ دُم ہلاتے ہوئے آپ کے پیچھے چل پڑتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو ظاہری اور باطنی نعماء سے مالا مال کر دیا مگر پھر بھی انسانوں میں سے بعض ناشکرے ایسے ہیں جو اللہ تعالےٰ کے رسول کے پیچھے نہیں چلتے، اس کی آواز پر لبیک نہیں کہتے۔

غرض ذاتی محبت انتہائی احسان کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ جب انسان خود کو اللہ تعالےٰ کی نعماء میں اس طرح گھرا ہوا پاتا ہے کہ اُسے اللہ تعالےٰ کے احسان کے علاوہ اور کوئی چیز نظر ہی نہیں آتی۔ تب وہ اللہ تعالےٰ کی محبت سے بھر جاتا ہے پھر دُنیا کی کوئی طاقت اس رشتۂ محبّت کو جسے وہ اپنے ربّ سے باندھتا ہے، قطع نہیں کر سکتی۔ ہماری (انسان کی) تاریخ میں اس قسم کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں، انبیاء علیہم السلام کی بھی اور اولیاء اللہ کی بھی پھر سب سے بہتر اور

اعلیٰ اور احسن مثال

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کی ہے۔ آپؐ کی مکّی زندگی کا وہ واقعہ تو بڑا مشہور ہے جب سرداران مکّہ نے آپؐ کو اور آپؐ کے چند ماننے والوں کو قریباً اڑھائی سال کے لئے شعب ابی طالب میں بند کر دیا تھا۔ ان پر رسد کی ساری راہیں بھی بند کر دی تھیں۔ تاہم اللہ تعالےٰ نے

انہیں زندہ رکھنے کے لئے کچھ کیا تو تھا۔ مگر اس کی تفصیل ہماری تاریخ نے محفوظ نہیں رکھی۔ لیکن ان کی حالت یہ تھی کہ ایک بزرگ صحابیؓ کہتے ہیں، ایک دفعہ رات کے وقت میرا پاؤں ایک ایسی چیز پر پڑا جسے میرے پاؤں نے نرم محسوس کیا۔ میں نیچے جُھکا، اُسے اُٹھالیا اور کھالیا۔ بعد میں مدینہ میں انہوں نے یہ روایت بیان کرتے ہوئے بتلایا کہ مجھے آج تک پتہ نہیں وہ چیز کیا تھی۔ بھُوک کی یہ حالت تھی کہ ان کو یہ دیکھنے کا خیال ہی نہیں آیا کہ یہ چیز کھانے کے قابل بھی ہے یا نہیں۔

غرض اڑھائی سال تک اس شدید تکلیف کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ سے ان کا رشتہ قطع نہیں ہوا۔ بلکہ اور زیادہ مضبوط ہو گیا کیونکہ اس عرصہ میں خدا جانے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی جمالی صفات کے کیا کیا جلوے دیکھے تھے۔ ہر آدمی اپنی زندگی میں یہ جلوے دیکھتا ہے۔ ہم نے اپنی زندگی میں

خدا تعالےٰ کی صفتِ احسان

وہ جلوے دیکھے ہیں جن کا مادّی سامانوں کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں ہے کیونکہ خدا تعالےٰ اپنے حکم کے اجراء میں مادی اسباب کا محتاج نہیں ہے۔ اُس نے یہ اسباب ہمارے لئے پیدا کئے ہیں۔ اور ہم

شُکر کے ساتھ

ان سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ ان کا محتاج نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ تو کسی چیز کا محتاج نہیں ہے۔ خدا تعالےٰ یہ بھی کر سکتا ہے کہ ایک آدمی کو گرمی سے بچانے کے لئے بھری محفل میں صرف اس کے لئے ٹھنڈی ہوا چلادے اور وہاں اُس کے جو ساتھی بیٹھے ہوں، اُن کو محسوس ہی نہ ہو رہا ہو۔ خدا تعالےٰ یہ بھی کر سکتا ہے (مثلاً حافظ روشن علی صاحبؓ تھے) اُن کو کھانا بھی کھلا رہا ہو اور کسی کو نظر بھی نہ آرہا ہو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ مادی اشیاء کا محتاج نہیں۔ اور نہ اپنے بنائے ہوئے مادی قوانین کا محتاج اور قیدی ہے۔ وہ تو غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ (یوسف: ۲۲) ہے۔ اس کے جو قوانین ہیں، ان کے اوپر بھی اس کا حکم غالب ہے جب چاہتا ہے اور جیسے چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔

بہرحال اللہ تعالےٰ کے پیار کے اُن جلوؤں کا یہ کرشمہ تھا۔ (جو مسلمانوں کے چھوٹے سے گروہ نے اڑھائی سال میں دیکھے تھے۔) کہ پھر دنیا کی کوئی طاقت، دُنیا کا کوئی ظلم اور دُنیا کی کوئی سختی محبّت کے اس

تعلق کو قطع نہ کر سکی جو انہوں نے اللہ تعالےٰ سے باندھا تھا۔

پس سورۂ زمر کی ان آیات میں جو مَیں نے اس وقت پڑھی ہیں اور اپنے مضمون کے لحاظ سے مَیں نے ان کو اکٹھا کر دیا ہے، اللہ تعالےٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ صرف میری عظمت کے سامنے تم نے جُھکنا ہے۔ کسی اور کے سامنے اپنے سروں کو نہیں جُھکانا اور خالصتاً میری اطاعت کرنی ہے اور کسی کی اطاعت نہیں کرنی۔

مَیں نے محبت کا جو ذکر کیا ہے وہ دراصل سارا

اطاعت کا کرشمہ

ہے۔ کیونکہ اصل اطاعت محبّت کے زور ہی سے کروائی جاتی ہے۔ یہ جو ڈنڈے کے زور سے اطاعت کروائی جاتی ہے۔ یہ اطاعت نہیں ہوتی۔ بلکہ اطاعت کا چھلکا ہوتی ہے۔ محبت کے زور سے جو اطاعت کروائی جاتی ہے وہ ظاہر میں بھی اطاعت ہوتی ہے اور باطن میں بھی اطاعت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس اطاعت کا تعلق اور اظہار یہی اور ہوتا ہے۔

پس حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ مَیں صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکوں اور تذلّل اختیار کروں۔ اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ مَیں صرف اسی کی اطاعت کروں چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ساتھ ہی دوسری جگہ یہ اعلان بھی کروا دیا

اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ

کہ پہلا مخاطب بھی مَیں اور سب سے بڑھ کر اطاعت کرنے والا بھی مَیں ہی ہوں۔ اور پہلا مسلم اور مومن بھی مَیں ہی ہوں۔ اسی لئے یہ اعلان بھی کروا دیا کہ اَے نبیؐ! کہہ دو

"قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ"

خدا تعالےٰ کے حضور کامل اور انتہائی تذلّل کے ساتھ جُھکنے والا اور اللہ تعالےٰ کی محبت میں فنا ہو کر اس کی خالص اطاعت کرنے والا بھی مَیں ہی ہوں۔ باقی مَیں اور آپ ہم سب لوگ اور جو پچھلے چودہ سو سال میں پیدا ہوئے ہیں، ہمیں ہر چیز ظلّی اور طفیلی طور پر ملی ہے۔ ظلّی اور طفیلی کے اس مسئلہ کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہماری جماعت کے بعض دوستوں نے دھوکا کھایا ہے۔ کچھ بھی بغیر ظلّ اور طفیل کے نہیں ملتا۔ اور اگر

ظلّی اور طفیلی رشتہ

قائم ہو تو پھر سب کچھ مل جاتا ہے۔

غرض سورۃ زمر کی اس آیت کریمہ

اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ الخ

کی رُو سے یہ پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی شکل میں ایک بہترین کتاب اُتاری ہے جس نے پہلی صداقتوں کو بھی اپنے اندر لیا ہُوا ہے۔ اور ایک نئی اور عظیم تعلیم بھی اس کے اندر پائی جاتی ہے۔ انسان کو یہ حکم دیا (پہلے ذکر آچکا ہے) کہ کامل عبادت اور حقیقی اطاعت کے سب سامان اور وسائل اس کتاب میں رکھ دیئے گئے ہیں۔ لیکن اس کے اثر کو قبول کرنے کے لیے دو چیزیں بڑی ضروری ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی خشیت اور دوسرے اللہ تعالیٰ سے ذاتی اور خالص محبت۔ اور جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ ان دونوں چیزوں کی بھی ایک ابتداء ہے اور ایک انتہا ہے۔ جیسے پانا (ہر شخص کے دائرۂ استعداد میں) ممکن ہے۔ لیکن جو شخص ابتداء نہیں کرتا۔ وہ انتہا تک پہنچنے کی اُمید نہیں رکھ سکتا۔

پس ہمارے وہ بچے جو میرے آج کے

خطبہ کے پہلے مخاطب

ہیں خصوصًا اور ہر احمدی عمومًا یاد رکھے کہ وہ اپنی عمر اور تربیت کے لحاظ سے اس سلسلہ میں ابتداء کر چکے ہیں اب اُن کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی حرکت میں کمی واقع نہ ہونے دیں۔ بلکہ خشیت اللہ اور محبت ذاتیہ الٰہیہ میں ترقی کرتے چلے جائیں تاکہ وہ ہر روز اللہ تعالیٰ کے ایک "نئے اور بڑے" پیار کو حاصل کریں اور اس کے حسن کا نیا جلوہ دیکھیں اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے نئے سے نئے جلوے متواتر دیکھتے چلے جائیں تاکہ ایک طرف ان کی ذات اور ان کا وجود فنا ہو جائے اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کے پیار کے نتیجہ میں وہ ابدی زندگی کو حاصل کرنیوالے ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ قرآن کریم کے پڑھنے کی بھی توفیق بخشے۔ اور قرآن کریم کے اثر کو قبول کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں اپنی خشیت بھی پیدا کرے اور ہمارے دلوں میں اپنی محبت ذاتی بھی پیدا کرے اور وہ اپنے فضل سے ہماری اس خشیت اور محبت کو دن بدن بڑھاتا چلا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہماری حفاظت کرنے والے ہوں تاکہ شیطان کا کوئی منصوبہ اس خشیت اور محبت کے مقابلے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

ناصرات الاحمدیہ قادیان کا گیارہواں سالانہ اجتماع

(رپورٹ مرسلہ محترمہ شبیبلہ محبوب صاحبہ نگران ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

ناصرات الاحمدیہ قادیان کا گیارہواں سالانہ اجتماع مورخہ ۳۰ مئی کو نصرت گرلز ہائی سکول کے احاطہ میں زیر صدارت محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان منعقد ہُوا۔ اس موقعہ پر نصرت گرلز سکول کے صحن کو خوبصورت جھنڈیوں وغیرہ سے سجایا گیا اور شامیانے اور پنکھوں کا بھی انتظام کیا گیا۔ دوران اجتماع ماحول نہایت پُر سکون رہا۔

عزیزہ طاہرہ شوکت کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہُوا افتتاحی دُعا کے بعد عزیزہ امۃ الحی فاروقی نے عہد ناصرات الاحمدیہ دہرایا۔ اور عزیزہ راشدہ پروین نے دعائیہ نظم پڑھی۔ بعد ازاں محترمہ صدر صاحبہ نے حضرت مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کا ناصرات کے نام پیغام پڑھ کر سُنایا۔ آپ نے اپنے پیغام میں فرمایا۔

"میری بچیو! آپ مسلمان ہیں آپ کے دل میں اسلام کا درد ہونا چاہیئے۔ آپ کو بچپن سے ہی غلط اور صحیح کی پہچان ہونی چاہیئے۔ آپ کو علم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے کن کاموں کے کرنے کو کہا ہے اور کن کاموں سے روکا ہے۔ بہت سی بچیاں بڑی ہو کر پردہ نہیں کرتیں یا غلط کام کرتی ہیں۔ اس کی وجہ صرف یہ ہوتی ہے کہ ان کو بچپن میں بتایا ہی نہیں جاتا۔ کہ اس سلسلہ میں خدائی حکم کیا ہے۔"

بعدہٗ خاکسار نگران ناصرات الاحمدیہ نے ناصرات کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سُنائی۔ اور بچیوں کو خاص طور پر چندہ وقف جدید کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد ناصرات الاحمدیہ معیار سوم کی پانچ ممبرات نے اپنا ترانہ "لب پہ آتی ہے جو دل میں تھی تمنا میری" پڑھا۔ بعدہٗ تقریری مقابلہ جات شروع ہوئے۔

تقریری مقابلہ معیار سوم

اس مقابلہ میں ۱۷ ممبرات نے حصّہ لیا۔ اس معیار میں بعض بچیاں پہلی مرتبہ مقابلہ میں شامل ہوئی تھیں۔ ان کی تقریر کا وقت دو منٹ تھا۔ اور عنوانات تھے۔ ہمارا خدا۔ ہمارا رسول اور زندہ کتاب قرآن مجید ججز کے فیصلہ کے مطابق عزیزہ امۃ العزیز بشریٰ اوّل۔ عزیزہ مبارکہ بیگم اور عزیزہ خدیجہ بیگم دوئم اور عزیزہ امۃ الحکیم اور عزیزہ آنسہ امۃ الرقیب سوئم قرار دی گئیں۔ اور بقیہ تمام ممبرات کو سپیشل انعام کا حقدار قرار دیا گیا۔

بعدہٗ ناصرات الاحمدیہ معیار دوئم کی سات ممبرات نے اپنا ترانہ "بڑھتی جا رہی ہوں تیرا نام لے کر" پڑھا۔ اور اس کے بعد ان کا تقریری مقابلہ شروع ہُوا۔

تقریری مقابلہ معیار دوئم

اس مقابلہ میں ۱۶ ممبرات شامل ہوئیں ان کا وقت صرف تین منٹ تھا اور عنوانات یہ تھے۔ "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم"۔ "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" اور "ناصرات الاحمدیہ کے فرائض"۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق عزیزہ نصیرہ سلطانہ اوّل۔ عزیزہ راشدہ پروین دوئم اور عزیزہ امۃ الباسط بشریٰ سوئم قرار پائیں نیز عزیزہ افتخار محمودہ۔ امۃ النصیر بشریٰ اور شوکت منورہ، سپیشل انعام کی حقدار قرار دی گئیں۔ اور عزیزہ مبشرہ شوکت کی نظم خوانی کے ساتھ پہلے وقت کی کارروائی ختم ہوئی۔

دوسرا اجلاس

عزیزہ مریم صدیقہ نے سورۂ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کی تلاوت کی۔ بعدہٗ عزیزہ راشدہ رحمٰن نے دعائیہ نظم پڑھی بعد ازاں معیار اوّل کی پانچ لڑکیوں نے بُشریٰ ربّانی کی نمایاں آواز میں

"ہم دُنیا پہ دین کو مقدم کریں گی"

ترانہ پڑھا اور پھر ان کا تقریری مقابلہ شروع ہُوا۔

تقریری مقابلہ معیار اوّل

معیار اوّل کی چھ لڑکیوں نے مقابلہ میں حصّہ لیا۔ "حضرت امیر المومنین کی تحریک وقف جدید اور بچوں سے مطالبہ" "ناصرات الاحمدیہ کی ذمہ داریاں" اور "تحریک تعلیم القرآن اور ناصرات کی ذمہ داریاں" کے عنوانات پر ممبرات نے چار چار منٹ کی تقاریر کیں۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق عزیزہ راشدہ رحمٰن اوّل۔ عزیزہ امۃ الشکور۔ امۃ الحفیظ حافظ آبادی اور مریم صدیقہ دوئم اور عزیزہ فریدہ عفت کو سوئم قرار دیا گیا۔ اور عزیزہ عارفہ جیلانی کو سپیشل انعام کا حقدار قرار دیا گیا۔

تقسیم انعامات

محترمہ صدر صاحبہ نے انعامات تقسیم فرمائے۔ سب سے پہلے لجنہ اماء اللہ کے اور پھر بعد میں ناصرات الاحمدیہ کے بیسویں سالانہ اجتماع اور ۱۹۷۸ء کے دینی امتحانات میں پوزیشن لینے والی ممبرات حق انعامات تقسیم کئے گئے۔ اور اس سال کے انعامات آئندہ سال تقسیم کرنے کا اعلان کیا گیا

بعدہٗ محترمہ صدر صاحبہ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے ناصرات کی بچیوں کو حضرت اُم متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کے پیغام پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور فرمایا والدین اور عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ بچوں میں اعلیٰ کردار۔ اعلیٰ اخلاق۔ سچ بولنے کی عادت۔ محنت کرنے کا جذبہ۔ عہد کی پابندی کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نائب سیکرٹری مال نے اس موقعہ پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے۔ تمام ممبرات لجنہ و ناصرات، جنہوں نے پروگرام میں حصّہ لیا۔ اور ججز کو بھی شیرینی کا تحفہ پیش کیا فجزاہا اللہ تعالیٰ۔

آخر میں خاکسار نگران ناصرات الاحمدیہ نے محترمہ صدر صاحبہ، تمام سیکرٹریان ناصرات اور ججز کے فرائض سرانجام دینے والی ممبرات کا شکریہ ادا کیا۔ عہد کی دُہرائی کے بعد اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہُوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

درخواست دُعا

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ کی صحت کافی عرصہ سے خراب چلی آرہی ہے۔ نیز خاکسار کے والدین کی صحت و سلامتی اور دینی و دُنیوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: فاروق احمد نیّر متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

۲۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ کی صحت عرصہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ اُن کی صحت یابی اور اپنے بھائی کو باعزت روزگار ملنے کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد سلیم متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ۱۹۶۹ء میں انعام یافتہ مقالہ — قسط نمبر ۱۲

مَعْبُودِ حَقِیْقِی

تحریر: محمد حفیظ بقاپوری

ہستی باری تعالیٰ کے ناقابلِ تردید ثبوت
مسلسل

(۲) انسان کی ایسی ہی بے بسی کا ایک اور نمایاں پہلو جسے قرآن کریم نے خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک اور ناقابلِ تردید ثبوت کے طور پر پیش کیا ہے یہ ہے:-

"انسان کی تمنائیں اور دلی خواہشات کا اس کی اپنی منشاء کے مطابق پورا ہونا ہو سکتا"

دنیا کا کوئی آدمی بھی اس سے مستثنیٰ نہیں، اور ساری دنیا میں گھوم جائیے آپ کو ایک آدمی بھی ایسا نہیں ملے گا جو کہے کہ اس کی تمام دلی خواہشات پوری ہو گئیں۔ ایک ادنیٰ فقیر سے لے کر با اختیار مقتدر بادشاہ تک سب کا یہی حال ہے۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن کریم کہتا ہے:-

اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰی فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰی

(النجم آیت ۲۵، ۲۶ پارہ ۲۷)

ایسا آدمی جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ اپنے وجود کا آپ خالق ہے اس امر پر غور نہیں کرتا کہ کیا انسان کو وہ سب کچھ مل رہا ہے جس کی وہ تمنا اور آرزو کرتا ہے یا نہیں؟ غور کریں آپ کی مرضی اور آپ کا تجربہ آپ کو بتائے گا اور آپ اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ ایسا نہیں تو ثابت ہوا کہ وہ خدا ہی ہے جس کے قبضہ قدرت میں انسان کے جمیع احوال دفتر دفتر کی باگ ڈور ہے۔ انسانی حالات کی ابتدائی کڑی اور آخری اسی کے قبضہ میں ہے۔ باوجود بڑی بڑی آرزوئیں دلوں میں دبائے ہوئے ہونے کے کمزور انسان ان کو پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا ۔۔۔ ذرا سوچئے انسان کی ان تمناؤں پر کس نے قدغن لگائی؟ یقین جانئے کہ اسی قادرِ مطلق خدا نے ہی انسان کو اس کے خاص حالات میں پابند رکھا ہے اگر چاہے بھی تو ان سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ اگر کہو کہ انسان کے حالات پر اس طرح کنٹرول کرنے والا خدا موجود نہیں تو آزاد ہو کر دکھائیے اور اپنے وجود کے آپ خالق ہونے کا پختہ ثبوت پیش کر دیجئے ۔۔۔!! اگر نہیں تو خدا کی قدرت کا نقد بنقد ثبوت تو ظاہر ہی ہے جس سے انکار ممکن نہیں۔

(۳) کائنات عالم کی ہر شئے اپنے اندر کوئی اہم مقصد رکھتی ہے دنیا کی کوئی چیز بھی بے مقصد نہیں۔ اسی بات کو خدا کی ہستی پر محکم ثبوت پیش کرتے ہوئے قرآن کریم کہتا ہے:

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ

(صٓ آیت ۲۸ پ ۲۳)

ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے بلا مقصد نہیں بنایا۔ یہ مادہ پرستوں، ملحدوں اور خدا کی ذات کا انکار کرنے والوں کا خیال ہے کہ دنیا کی پیدائش کا کوئی مقصد نہیں کائنات میں اتفاق سے کوئی حادثہ پیش آگیا اور زمین و آسمان بن گئے پھر اتفاق سے زندگی بھی پیدا ہو گئی ۔۔۔!!

یہ دو متضاد دعوے سب کے سامنے ہیں اب دیکھیں مشاہدہ کس بات کی گواہی دے رہا ہے اور واقعات کس بات کا ثبوت دے رہے ہیں کائنات کی کسی چیز پر غور کرو ہر چیز سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ اس کے پیچھے کوئی مقصد ضرور ہے جسے وہ بدرجہ اتم پورا کر رہی ہے۔ بطور مثال انسان ہی کو لیں قرآن کہتا ہے

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ

(البلد آیت ۹ تا ۱۱ پ ۳۰)

کیا ہم نے انسان کے لئے دو آنکھیں نہیں بنائیں اور زبان اور دو ہونٹ نہیں دئے نیز ہم ہی نے اسے بھلے برے دونوں رستوں کی بھلائی برائی کی پہچان نہیں بخشی؟

انسان اپنے اندر ہی جھانک کر دیکھ لے اپنے ہی اعضاء پر غور کر کے فیصلہ کرے کیا اس کے یہ اعضاء بے مقصد ہیں؟ اگر انسان کو کسی بالا طاقت نے پیدا نہیں کیا اور اسی کے قبضہ تصرف میں نہیں بلکہ وہ محض اتفاق سے معرضِ وجود میں آگیا ہے تو اس کی دو آنکھیں، اس کے کان ناک منہ، منہ میں زبان اور دو ہونٹ اور پھر ان سے کام لینے کی قوتیں کیا یہ سب بغیر مقصد کے بنا دیئے گئے ہیں۔ آنکھ کا مقصد دیکھنا، کان کا مقصد سننا زبان اور ہونٹوں کا مقصد بول کر انسان کے مافی الضمیر کو صحیح صحیح ادا کرنا ہے۔ باہم یہ سب اعضاء ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہیں۔ آنکھیں جن چیزوں کا مشاہدہ کرتی ہیں زبان بول کر اس کی تعبیر کرتی اور دوسروں تک بات کو پہنچاتی ہے اس سلسلہ میں ہونٹ بھی زبان کی معاونت کرتے ہیں اگر ان کا تعاون نہ ہوتا تو زبان پورے طور پر اپنا کام کر سکتی ہے اور نہ انسان اپنا مافی الضمیر دوسرے تک صحیح پہنچا سکتا ہے کیا یہ سب پرزے اتفاق سے جسمِ انسانی میں لگ گئے اور ان کا کوئی مقصد نہیں؟ حالانکہ مقصد تو واضح ہو چکا۔

اسی طرح یہ بھی سوال ہے کہ ہر عضو کے مقرر کردہ مقصد کا تعیّن کس نے کیا؟ یقین جو کر ایسا تعیّن بخشنے والی ذات "خدا" ہے جس نے کائنات عالم کی کسی چیز کو بلا مقصد بے فائدہ اور باطل نہیں بنایا۔ پس کائنات کو بامقصد تسلیم کرتے ہوئے پیدا کرنے والے کے وجود سے انکار ممکن نہیں ۔۔!!

(۴) انسانی وجود کو خالقِ کائنات پر یقینی دلیل کے رنگ میں پیش کرتے ہوئے قرآن کریم سورۃ الواقعہ آیت ۵۸ میں جملہ منکرین ذاتِ باری تعالیٰ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:-

دیکھو: نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ۔ ہم نے تم کو پیدا کیا پھر کیوں تم ہماری بات کو سچی نہیں قرار دیتے ۔۔۔ یعنی یہ دعویٰ بالکل بجا اور درست اور حقیقت پر مبنی ہے اس کو تسلیم کئے بغیر تمہارے لئے کوئی چارہ نہیں۔ ثبوت کے طور پر فرمایا:

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ

تم اس مادہ منویہ یعنی بیرج پر ہی غور کرو جو تم رحم میں داخل کرتے ہو رحم کے اندرونی پُرحکمت پیچ در پیچ تغیراتِ خلقت کو جانے دیں صرف اس کی ابتدائی حالت پر ہی غور کریں بتائیں اس کے ابتدائی سٹیج پر تم اس کے خالق ہو یا قدرتِ الٰہیہ؟

آج سائنس نے بڑی ترقی کی مصنوعی طریق سے پچکاری کے ذریعہ مادہ کو جانور میں بیرج داخل کر کے نسل کشی کا طریق نکالا اس پر سائنس دان اگر بغلیں بجائیں اور کہیں کہ صاحب میدان مار لیا تو یہ کوئی بڑی بات نہیں کلام اللہ تو انہیں ابتدائی مرحلہ پر ہی پکڑتا ہے کہ اچھا بتاؤ اگر بیرج اور مادہ منویہ کو تم نے پیدا کیا ہے یا قدرتِ حق نے جب تک بنا بنایا مادۂ تولید کسی نر سے حاصل نہیں کر لیتے تمہاری سائنس اور علم طبیعات ایک قدم آگے نہیں بڑھ سکتا اور تمہارا سارا کام ٹھپ ہو جاتا ہے

(۵) پھر موت و حیات کا سلسلہ ہے۔ جس پر انسان کا کوئی بس نہیں چلتا یہ بھی انسان کی بے چارگی کو واضح کرتا اور خدا کی زبردست طاقت کا لوہا منواتا ہے قرآن کریم اس نکتہ کی طرف اشارہ کر کے انسان کو توجہ دلاتا ہے کہ

دیکھو: نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

(سورۃ الواقعہ آیت ۶۱ و ۶۲)

ہم نے ہی تمہارے اندر موت کا سلسلہ جاری کیا ایک نسل مرتی ہے تو ہم دوسروں کو اس کی جگہ کھڑا کر دیتے ہیں اگر خدا خلق پر قادر نہ ہوتا تو موت وارد کرنے سے ڈرتا مگر یہاں پر تو دونوں طرف کا سلسلہ برابر جاری ہے ایک طرف موت فوت ہے۔ دوسری طرف نئی نسل پیدا ہوتی جا رہی ہے ۔۔۔ آج دنیا موت پر کنٹرول کر لینا چاہتی ہے۔ جو شخص اس دنیا میں آمادہ نہیں چاہتا کہ اس جہاں سے رخصت ہو

مگر قدرت کے ہاتھوں قطعی مجبور ہے۔ بہادر شاہ ظفر کے اُستاد ذوقؔ نے انسان کی اس بےبسی کو نظم کرتے ہوئے کیا خوب کہا ہے

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے ؛ اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

موت سے چھٹکارا پانے کے لئے انسان نے بہت ہاتھ پاؤں مارے بڑے جتن کئے مگر کامیاب نہ ہوسکا۔ مصری بادشاہوں نے ایسے مسالے تیار کئے جو ان کی لاشوں کو مدتوں خراب ہونے سے بچالیں اپنے لئے پختہ اور محفوظ قبریں بنوائیں جو اس وقت اہرام مصر کے نام سے مشہور ہیں اور دنیا کے سات عجائبات میں شمار ہوتی ہیں ۔۔۔۔ یہ اور اسی طرح کی دوسری کوششیں انسان کی طرف سے ہمیشہ ہمیش زندہ رہنے کی آرزو کا عملی ثبوت ہیں۔ مگر خدا کہتا ہے یا موت پر ہمارا اختیار ہے :

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ

ہم نے سب کے لئے موت کو مقدر کر دیا ہے ہر جاندار نے ضرور مرنا ہے اس نے موت کا پیالہ ضرور پینا ہے کوئی بھی اس سے باہر نہیں رہ سکتا۔

اے عزیزو سوچ کر دیکھو ذرا ؛ موت سے بچتا کوئی دیکھا بھلا

یہ تو رہنے کا نہیں پیارو مکاں ؛ چل بسے سب انبیاء و راستاں

ہاں نہیں پاتا کوئی اس سے نجات ؛ یُونہی باتیں ہیں بنائی واہیات

(درِّ ثمین اردو)

بڑے بڑے جابر ذی سطوت، بااختیار بادشاہ، ہر زمانہ کے دانا طبیب، ماہر ڈاکٹر ہر قسم کے علاج معالجے کے وسائل رکھنے والے ہر ممکن تدبیر عمل میں لے آنے کے باوجود موت کا وقت جب آن پہنچتا ہے اس کے سامنے کیا چھوٹا کیا بڑا کیا قوی اور کیا ضعیف سب بےبس اور لاچار محض ہوتے ہیں۔!!

بلند بانگ دعاوی رکھنے والا انسان جو کبھی فرعونیت کا جامہ پہن کر اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کا نعرہ بلند کرنے لگتا ہے، تو کبھی نمرود بن کر اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ کی بے ثبوت بڑ ہانکنے لگتا ہے مگر اپنی اس لا ادعائی کی حد یہ ہے کہ جب وقتِ مقررہ آن پہنچتا ہے تو سب دعاوی دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں!!

ایسے ہی دعویداروں کو چیلنج کرتے ہوئے مالک حقیقی فرماتا ہے:۔

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

(سورۃ الواقعہ آیت ۸۴ تا ۸۸)

بتاؤ اگر تم قادر و توانا خدا کی قدرت عظیمہ کے ہاتھوں بےبس اور لاچار نہیں ہو تو اسی روح کو جو جسم خاکی کو چھوڑ کر جارہی ہوتی ہے۔ واپس لے آؤ!!

بھائیو! کس قدر نازک ہے حالت انسان کی! باپ کے سامنے بیٹا، بیٹے کے سامنے باپ۔ ماں کے سامنے اولاد، بہن کے سامنے بھائی مرتے ہیں اور مرتے چلے جاتے ہیں لیکن کوئی نہیں جو موت پر قدغن لگا سکے یا اس کی مضبوط گرفت سے اپنے آپ کو یا اپنے عزیز کو بچا سکے اس سے قادر و توانا خدا کی قدرت کا ثبوت ملتا ہے اور اسی سے اس کی ہستی ثابت ہو جاتی ہے ؎

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت ؛ اس بے نشان کی چہرہ نمائی یہی تو ہے!

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور ؛ ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے!!

(۴) خداوند تعالیٰ کے خالقِ کائنات ہونے اپنی عظیم قدرتوں کا مالک ہونے موت و حیات پر کامل تصرف رکھنے کے ساتھ ساتھ ۔۔۔ "اس تمام موجودات کا ابلغ نظام اس کی بے عیب ترتیب اور حسنِ انتظام بجائے خود اس کی ہستی پر مزید ثبوت ہے۔ قرآن کریم نے ان سب انواع کے دلائل کو بڑے ہی جامع الفاظ میں سورۃ الملک کی ابتدائی پانچ آیتوں میں اس طرح جمع کر دیا ہے فرماتا ہے:

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۝ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا

وَهُوَ حَسِيْرٌ ۝ (الملک ۱ تا ۵)

بابرکت ہے وہ ذات پاک جس کے ہاتھ میں تمام بادشاہت ہے اسے تمام قدرتیں حاصل ہیں، اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں اسی نے موت و حیات کو پیدا کیا تا ہمیشہ ظاہر کرتا رہے کہ تم میں سے کون اچھے عمل بجالاتا ہے اور وہ سب پر غالب ہے اور بخشنہار خدا ہے۔ وہی ہے جس نے سات آسمانوں کے نظام کو ایسی کامل مطابقت سے پیدا کیا کہ تم خدائے رحمٰن کی ساری مخلوقات میں کہیں خلل خرابی یا عدم انتظام نہیں پاسکتے پھر اس میں کسی قسم کا تفاوت بھی نہیں ہر چیز اپنی جگہ پر نہایت موزونیت سے ٹکی ہوئی ہے ۔۔۔۔ اے انسان تو اس کائنات پر غور و فکر کی نظر دوڑا باربار ایسا کرنے پر بھی تجھے کسی جگہ شگاف یا خرابی نظر نہیں آئے گی بلکہ جب کبھی نقص نکالنے کے لئے غور کروگے تمہیں ہر بار مایوس ہونا پڑے گا اور تم اللہ تعالیٰ کی مصنوعات میں کہیں بےترتیبی اور عدم انتظام نہ پا سکوگے۔

کائناتِ عالم کا ابلغ نظام ہر چیز کا دوسری کے ساتھ گہرا ارتباط اور ساتھ کے ساتھ نہایت درجہ وسیع کائنات میں کہیں کوئی بھی خرابی اور نقص نہ ہونا خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کے وجود پر ایسی زبردست دلیل اور واضح ثبوت ہے کہ اس کے سامنے اس زمانہ کے سائنس دانوں کو بھی سرِ تسلیم خم کر لینا پڑا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر اے کریسی موریسن جو نیویارک اکیڈمی آف سائنس کے صدر رہ چکے ہیں ان کا ایک مضمون بعنوان ۔۔۔۔ ہستی باری تعالیٰ پر سات دلائل ۔۔۔۔ امریکی رسالہ ریڈرز ڈائجسٹ بابت اکتوبر ۱۹۶۰ء میں شائع ہوا اسی اہم بات کو نقطہ مرکزی قرار دیتے ہوئے ڈاکٹر کریسی نے کائناتِ عالم کا سائنسی نقطۂ نگاہ سے جائزہ لیا۔ اس مضمون کے چند اقتباس خاص طور پر قابلِ غور ہیں۔ ڈاکٹر کریسی لکھتے ہیں:۔

(۱) "ایک حتمی اور غیر متبدل اصول ریاضیات کے ذریعہ یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ وجودِ کائنات اور اس کا نظم و انتظام کوئی اتفاقی حادثہ نہیں بلکہ اس کا منصوبہ اور تخلیق ایک عظیم تعمیری خرد کی صنعت گری کا نمونہ ہے مثال کے طور پر دس سکے لے لو اور ان پر ایک سے دس تک ہندسے ڈال دو پھر انہیں اپنی جیب یا تھیلی میں ڈال کر اچھی طرح ہلاتے چلے جاؤ اور پھر دیکھو کوشش کرو کہ سارے سکے سلسلہ وار نکلتے چلے آویں ہر بار صرف ایک سکہ نکالو اور نمبر دیکھ کر پھر تھیلی میں ڈال کر ہلاتے جاؤ ریاضی کا اصول اور کوششوں کا تجربہ تمہیں بتا دے گا کہ سکہ کو نمبر وار نکالنے میں کم از کم دس کوششیں درکار ہوں گی اور نمبر ایک اور دو دونوں کو یکے بعد دیگرے نکالنے میں کوششوں کا اوسط اسی تناسب سے بڑھتا جائے گا اور نمبر ایک سے لے کر نمبر دس تک کے سکوں کو صحیح سلسلہ وار نکالنے کا موقعہ دس ارب کوششوں میں ایک بار موقعہ آسکے گا اب اسی طریق اور دلیل کو نظم و منصوبۂ کائنات پر منطبق کرو تو معلوم ہوگا کہ استقرارِ حیات کے لئے اتنی گوناگوں اور بےشمار شرائط کی ٹھیک اور صحیح تناسب کے ساتھ ہم ساتی اور موجودگی درکار ہے جس کا سرانجام دینا کسی اضطراری یا اتفاقی حادثہ میں ممکن نہیں۔

مثال کے طور پر کرۂ ارضی ہی کو لے لو یہ اپنے محور پر ایک ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھومتا ہے جانتے ہو کیا ہو جاتا ہے اگر یہ رفتار بجائے ایک ہزار کے صرف ایک سو میل فی گھنٹہ ہوتی؟ ۔۔۔۔ ہمارے دن اور ہماری راتیں جو اب قریب قریب اکثر قطعاتِ ارضی میں برابر اور بارہ گھنٹہ کی ہیں دس گنا لمبے ہو جاتے اس طویل عرصہ میں تپتے ہوئے سورج کی تمازت ساری نباتات کو جھلس کر رکھ دیتی، اگر کوئی ٹہنی یا کونپل کسی وجہ سے بچ بھی جاتی تو طویل سرد رات میں جاڑے سے اکڑ کر منجمد اور تلف ہو جاتی!!

اسی طرح سورج کی کیفیت پر جو ساری حیات کا سرچشمہ ہے غور کرو ۔۔۔ حساب لگایا گیا ہے کہ اس کی سطح پر حرارت کی مقدار بارہ ہزار ڈگری فارن ہیٹ ہوتی ہے ۔۔۔۔ یہ کرۂ ارض جس پر ہم رہتے بستے ہیں سورج سے ٹھیک اتنی دوری پر رکھا گیا ہے کہ اس کی نارِ دائمی ہمیں صرف اس کی اتنی ہی گرمی پہنچاتی ہے جو حیات کے لئے ضروری اور کافی ہے ۔۔۔۔ اب اگر سورج اپنی نصف حرارت زائل کر دے تو ہم منجمد ہو کر رہ جاتے اور اگر اس کی حرارت میں اسی قدر نصف اضافہ ہو جائے تو ہم جل بھن کر کباب

ہو جائیں ۔۔۔ !!

تو سب کو معلوم ہی ہے کہ کرۂ ارض کے محور کا جھکاؤ ۲۳ ڈگری ۔ اسی کی وجہ سے مختلف موسم وجود میں آتے ہیں ۔۔۔ اگر وہ ٹھیک اسی طرح اور اسی زاویہ پر جھکا ہوا نہ ہوتا تو سمندروں کے بخارات شمال سے جنوب کی جانب پھیل جاتے اور سارے برّ اعظم برف کے تودوں میں دب کر رہ جاتے ۔۔۔ اسی طرح چاند اور زمین کے مابین اب جو فاصلہ ہے اگر یہ گھٹ کر پچاس ہزار میل رہ جائے تو جوار بھاٹے میں مدّ کی کیفیت پیدا ہو جاتی اور دن میں دو مرتبہ تمام برّ اعظم زیر آب ہو جائیں اور یہ عظیم الشان پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر بہہ جائیں ۔۔۔ !!

یا کرۂ ارض کی ساری سطح اگر دس فٹ اور بلند ہوتی تو آکسیجن جس کے بغیر حیات ممکن نہیں موجود ہی نہ ہوتی ۔۔۔ !

○ ۔۔۔ یا سمندر کی تہ چند فٹ اور زیادہ عمیق ہوتی تو کاربن ڈائی آکسائڈ carbon di oxide ۔۔۔ اور آکسیجن گیس اسی میں جذب و تحلیل ہو جاتے اور نباتات کا وجود نابود ہو جاتا ۔۔۔ !!

○ ۔۔۔ اسی طرح کرۂ ہوائی ذرا ہلکا پھلکا ہوتا تو کروڑوں شہاب ثاقب جو اب خلا ہی میں جل بجھ کر ناکارہ ہو جاتے ہیں کرۂ ارض سے جگہ جگہ ٹکراتے اور ہر طرف شعلے بھڑکا دیتے ۔۔۔ !!

○ ۔۔۔ یہ اور اسی جیسی ہزاروں مثالیں ہیں جن پر غور کرنے سے مبرہن ہوتا ہے کہ

ہمارا کرۂ ارضی یوں ہی خود بخود یا اتفاقاً معرض وجود میں نہیں آگیا ۔۔۔ بلکہ ایک عظیم الشان منصوبے اور انتظام کا نتیجہ ہے ۔"

فرمائیے، سائنس دانوں کے اس طرح واضح اعتراف کے بعد بھی کیا کائنات عالم کے نظم و ضبط کی دلیل واقعاتی رنگ میں خدا تعالےٰ کی ہستی کا زندہ اور ناقابل تردید واضح ثبوت نہیں ؟؟

ان سب اندرونی اور بیرونی شواہد سے یہ بات بپایۂ ثبوت کو پہنچی کہ خدا ہے اور ضرور ہے اسی کو قرآن مجید بطور دعویٰ کہتا ہے :-

۔۔ اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَقُّ کہ اللہ کی ذات حق ہے اور وہی انسان کا خالق و مالک ہے اسی نے سب کائنات کا وجود بخشا اور اسی کو سب پر کامل تصرف حاصل ہے ۔ !! (مسلسل)

اعلانِ نکاح

چند روز قبل پاکستان سے میرے بھتیجے عزیزم چوہدری محمد صادق صاحب سلمہٗ ابن شمس الاطباء حکیم محمد صدیق صاحب دواخانہ طب جدید ربوہ اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے ہوئے تھے دو روز قبل ان کے چھوٹے بھائی عزیزم مولوی منصور احمد صاحب بشیر مربی سلسلہ بھی تشریف لے آئے جن کے نکاح کا اعلان بروز ۲۵/۶ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے فرمایا جو عزیزہ امۃ النصیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب نیاز درویش ربوہ کے ساتھ مبلغ چھ ہزار (۶۰۰۰/-) روپے حق مہر کے عوض قرار پایا ۔

احباب اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں ۔ عزیزم محمد صادق صاحب نے اس خوشی کے موقعہ پر اعانت بدر ۔ شکرانہ فنڈ ۔ مساجد فنڈ اور درویشی فنڈ میں مبلغ ۲۰/- روپے ادا کئے ہیں جزاہ اللہ تعالےٰ ۔

خاکسار : چوہدری بدر الدین عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

اخبارِ قادیان

● ۔۔۔ مکرم بھائی عبد الرحیم صاحب دیانت درویش تا حال امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں موصوف کی حالت پہلے سے قدرے بہتر ہے لیکن کمزوری بہت ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔ ● ۔۔۔ مورخہ ۲۴/۶ کو مکرم مولوی محمد ادریس صاحب ساجد مبلغ سلسلہ کے ہاں دوسری لڑکی تولد ہوئی نومولودہ مکرم یونس احمد صاحب اسلم درویش کی نواسی ہے احباب نومولودہ کے نیک اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا فرمائیں ۔

افسوس مکرم گیانی بشیر احمد صاحب ناصر درویش وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۰

قادیان ۲۴ جون افسوس آج بعد از عصر مکرم گیانی بشیر احمد صاحب ناصر بی اے درویش بعمر ۵۸ سال اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم ایک لمبے عرصہ سے شدید اعصابی عارضہ میں مبتلا تھے تاہم اپنی زبردست قوتِ ارادی کے سبب بیمار ہونے کے باوجود گھر سے باہر نکل آیا کرتے تھے آپ ابتدائی مخلص درویشان میں سے تھے جنہوں نے ۲۲ سالہ زمانہ درویشی نہایت صبر و استقلال اور سلسلہ کی خاص خدمات بجالاتے ہوئے گزارا ملکی تقسیم سے قبل سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریک پر آپ زندگی وقف کر کے دیہاتی مبلغین کلاس میں شامل ہوئے زمانہ درویشی کے ابتدائی سالوں میں اس کلاس کی تعلیم مکمل کر کے بہار کے علاقہ میں تبلیغ کے لئے بھیجے گئے اور ہر جگہ قابلِ قدر تبلیغی خدمات سرانجام دیں بڑے محنتی واقع ہوئے تھے چنانچہ قیام قادیان ہی سے اس زمانہ میں اپنے طور پر قرآن کریم کا قریباً نصف حصہ حفظ کر لیا چونکہ منشی فاضل تھے اس لئے پرائیویٹ طور پر بی اے کا امتحان بھی پاس کر لیا جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے چند نوجوانوں کو پنجابی زبان میں مہارت حاصل کرنے کا ارشاد فرمایا تو محترم گیانی صاحب کو بھی اس غرض کے لئے منتخب کیا گیا چنانچہ آپ نے اپنی اعلیٰ علمی صلاحیت اور محنت کے سبب اعلیٰ نمبروں پر "گیانی" کا امتحان پاس کیا اس کے بعد آپ ایک لمبے عرصہ تک تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان میں بطور ہیڈ ماسٹر کامیابی سے خدمت بجالاتے رہے مگر جب اعصابی عارضہ نے شدت پکڑلی تو بوجہ بیماری رخصت لینے پر مجبور ہو گئے ۔ اس حالت میں بھی جب سلسلہ کو پنجابی لٹریچر یا تقاریر کے سلسلہ میں ضرورت پڑی اپنی مخلصانہ خدمات ہمیشہ ہی پیش کرتے رہے نہایت درجہ پابند صوم و صلوٰۃ، شگفتہ مزاج حلیم دوست تھے پہلے جمشید پور میں شادی ہوئی ایک لڑکی پیدا ہوئی لیکن یہ شادی کامیاب نہ ہو سکی ۔ بچی اپنے ننہال میں پلی اور جوان ہوئی چند سال گزرے اس کی شادی ہو چکی ہے اور اپنے گھر میں آباد ہے ۔

مرحوم کی دوسری شادی محترم محمد یونس صاحب آف بریلی کی صاحبزادی سے ہوئی اس طرح آپ مرحوم مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کے ہم زلف تھے مذکورہ لڑکی کے سوا مرحوم کی کوئی اولاد نہیں ۔ مرحوم کی بیوہ نے بیماری کے دنوں میں آپ کی خوب خدمت کی فجزاھا اللہ تعالیٰ ۔

تجہیز و تکفین کے بعد رات دس بجے مہمان خانہ کے صحن میں محترمی مکرمی ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی ۔ موصی ہونے کے سبب آپ کو مقبرہ بہشتی قطعہ ۱۲ الف میں سپرد خاک کر دیا گیا ۔ قبر تیار ہونے پر محترم قائمقام امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دعا کرائی ۔ مرحوم کا اصل وطن موضع ماہل پور ضلع ہوشیار پور تھا ۔ سلسلہ کی محبت انہیں قادیان لے آئی اور پھر مثالی رنگ میں زمانہ درویشی بھی گزارا اور بالآخر بہشتی مقبرہ میں اپنی ابدی آرام گاہ کے لئے جگہ پائی ۔

ادارہ بدر مرحوم کی وفات پر آپ کے جملہ لواحقین سے دلی تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قربِ خاص میں جگہ دے اور آپ کے درجات کو بلند فرمائے آپ نے خدمتِ سلسلہ کا جو شاندار نمونہ چھوڑا ہے درویشان کی دوسری نسل کو بھی اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے آمین ۔

درخواستِ دعا : مکرم غلام مرتضیٰ صاحب آف کٹھر کپور کو نئی ملازمت ملی ہے اس خوشی میں موصوف نے مبلغ ۱۰۰/- روپے (رشادی فنڈ میں پچاس اور درویش فنڈ میں پچاس) ادا کئے ہیں اور آئندہ مزید ترقیات اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔۔۔ مکرم افتخار احمد صاحب کو بھی اللہ تعالیٰ نے ملازمت عطا کی ہے ۔ اسی خوشی میں موصوف نے درویش فنڈ میں ۱۰/- روپے اور شادی فنڈ میں ۱۰/- روپے ادا کئے ہیں موصوف کی ملازمت میں ترقی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں ۔۔۔ مکرم معین الحق صاحب جمشید پور ملازمت کی بحالی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے نیز مکرم سید نصیر الحق صاحب کاروبار میں ترقی اور حصول رضائے الٰہی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ خاکسار : ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال آمد

منقولات!

مصر اور اسرائیل کے باہمی معاہدہ امن کے بارہ میں

علمائے ازہر (مصر) کا بیان!

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
خدائے برتر کی بارگاہ میں حمد و ثنا کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ۔

ازہر شریف ایک ہزار سال سے اسلامی وراثت کا نگہبان رہا ہے ۔ اور اس دوران میں ان احکام شریعت کی وضاحت کی ہے جو مسلمانوں کے افکار کو اپنی توجہ کا مرکز کئے ہوئے ہیں ۔ اس ادارے نے اسلام کے صحیح مفہوم، نصیحت اور سنت ہی کو لوگوں تک پہنچایا ہے ۔ ازہر شریف ہمیشہ سے اسلامی وحدت کا محافظ رہا ہے ۔ اور آئندہ بھی رہے گا ۔ اور اس امت کے ممبران میں بھائی چارہ اور آپس میں مفاہمت کا خواہاں رہا ہے تاکہ سختی اور آزمائش کے دوران میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل رہے ۔ اور قوم کے رہبران کو توفیق عطا ہو کہ وہ ملک کی برادری اور اخوت کو قائم رکھیں ۔ اس مرحلہ پر ایک وقت ایسا آ پہنچا ہے جبکہ بعض لوگوں کے اذہان شرع شریف اور اللہ اور نبی کریم کے حکم کے بارے میں تشریح چاہتے ہیں ۔

ازہر شریف جن اداروں پر مشتمل ہے وہ یہ ہیں ۔ (اسلامی ریسرچ ادارہ) (جامعہ ازہر) ۔ (الازہر کی مجلس اعلیٰ) ۔ (مجلس فتویٰ) ۔ (ادارہ تبلیغ و ہدایت) اور دیگر ازہری ادارے)

ازہر شریف، مصری اسرائیلی معاہدے کے بارے میں لوگوں کے شکوک کو رفع کرنے کی غرض سے حسب ذیل شرعی حکم جاری کرتا ہے :۔

مصر ایک اسلامی ملک ہے اور مسلمانوں کا گہوارہ ہے اور حکام پر اس کی سلامتی اور مسلمانوں کی مصلحت واجب ہے ۔ خاص طور پر جبکہ اس کے دشمن منڈلا رہے ہوں ۔ جنگ کرنا اور صلح کرنا ایسے فیصلے ہیں جو حکمران ہی کر سکتا ہے ۔ کیونکہ وہی ملک کے حالات سے باخبر ہے ۔ اور جانتا ہے کہ ملک کے کمزور اور طاقتور پہلو کیا ہیں اور دشمن کے کمزور اور طاقتور پہلو کیا ہیں ۔ اور کس ڈھنگ سے اس کا موازنہ کیا جائے یہ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم کے احکام کے مطابق ہے قرآن کریم کا حکم ہے کہ دشمن کے ساتھ صلح کرو، اگر صلح کرنا عام مسلمانوں کی مصلحت میں ہو ۔ (اگر وہ صلح و صفائی پر آمادہ ہوں تو صلح کرو اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرو) ...
(سورۃ الانفال آیت ۶۱)

حالانکہ جنگ مسلمانوں کی حمایت میں واجب ہے ۔ لیکن اگر دشمن امن طلب کرے اور یہ عام مسلمانوں کے حق میں ہو تو چاروں اماموں نے اس بات کو جائز قرار دیا ہے ۔ رسول اللہ صلعم نے حدیبیہ میں صلح کی ۔ حالانکہ وہ اس وقت ایک طاقتور فوج کی قیادت کر رہے تھے ۔ اور طاقت کے زور سے اپنا حکم منوا سکتے تھے ۔

کافروں نے ان شرائط پر صلح کر لی جو مشہور و معروف ہیں ۔ حالانکہ کئی مسلمانوں نے رسول اللہ صلعم سے اس معاہدے کے شرطوں کی مخالفت کی ۔ لیکن نبی کریم صلعم نے ان کو اطمینان دلایا کہ یہ شرطیں ان کے حق میں ہیں اور شریعت کے عین موافق ہیں ۔

اسی طرح رسول اللہ صلعم نے جنگ احزاب کے دوران غطفان کو جنگ بندی کی پیشکش کی، وہ مشرکوں کا ساتھ چھوڑ دیں اور اس کے عوض ان کو اس شہر کی ثروت کا ایک تہائی حصہ ملے گا ۔

علمائے ازہر کی رائے میں مصری، اسرائیلی معاہدہ، اسلامی احکام کے دائرے میں ہے کیونکہ اس کی بنیاد طاقت پر ہے ۔ واضح رہے کہ مصر نے ۱۳۹۳ ہجری میں رمضان کے مہینے میں ایک کامیاب جنگ کی اور فاتح رہا ۔ بالکل اسی طرح جیسے صلح حدیبیہ کے وقت رسول اکرم صلعم کا موقف بہت قوی تھا ۔

مصری اسرائیلی معاہدہ بے شک مسلمانوں کے مفاد میں ہے ۔ کیونکہ اس کی شرطوں کے مطابق کچھ اراضی ان کے مالکوں کے سپرد کر دی جائے گی اور باقی اراضی کچھ دیر بعد اصل حقدار کو سونپ دی جائے گی ۔ اس معاہدہ نے اس کے فریقوں کو بھی شرکت کی دعوت دی جن کی مشارکت مسلمانوں کے مفاد کے حق میں ہے ۔ تاکہ اس مشارکت سے ہر فریق اپنی ذمہ داری سنبھالے اور اپنا حق طلب کرے ۔

اس صلح نامے کی اہم شرط فلسطینیوں کی حق خود ارادیت ہے، یہ حقیقت ہے کہ ایک بڑی طاقت نے اس حق کو اب تک تسلیم نہیں کیا تھا ۔ مصر نے اس حق کو کئی عالمی اداروں میں تسلیم کروایا ۔

اس عہدنامہ، اور اس کے ملحقات کی شرائط کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے، کہ مصر نے یروشلم کی عربیت اور اسلامیت کو ترک نہیں کیا بلکہ کروڑہا مسلمانوں کے نام سے اس ادعاء کی بھرپور تائید کی ۔ (آگے صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ ہو)

(آگے صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ ہو)

معلومات عامہ

"سالٹ II کیا ہے؟

پچھلے سوموار کو یورپ کے دیش آسٹریا کی راجدھانی وی آنا میں روس اور امریکہ کے درمیان ایک ایسا معاہدہ ہوا ۔ جو ہماری دھرتی اور اس دھرتی پر رہنے والے اربوں انسانوں کی بقا اور مستقبل کے لئے بہت بھاری اہمیت رکھتا ہے ۔ اس معاہدہ کو مختصراً "سالٹ II" کہا جاتا ہے ۔ ناظرین نے سالٹ معاہدہ کا ذکر اکثر اخباروں میں پڑھا ہوگا ۔ درحقیقت SALT کا لفظ، انگریزی کے ایک نام کا اختصار کہا جاتا ہے جس کو STRATEGIC ARMS LIMITA-TION TREATY ۔ ہماری بھاشا میں "انتہ خطرناک ہتھیاروں کی حدبندی کا معاہدہ" کہا جاتا ہے ۔ اس معاہدہ کی رو سے دنیا کی دو بڑی طاقتوں روس اور امریکہ نے اپنے جدید ترین ایٹمی ہتھیاروں ۔ میزائلوں اور راکٹوں کی بے مہار تیاری پر ایک پابندی لگا دی ہے ۔ اور ایک حد مقرر کر دی ہے ۔ کہ وہ اس سے آگے نہیں جائیں گے

اس معاہدہ کو سالٹ دوم اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ اس قسم کا پہلا معاہدہ ۱۹۷۲ء میں پہلی بار روس اور امریکہ کے درمیان ہوا تھا ۔ اس وقت امریکہ کے پردھان رچرڈ نکسن تھے ۔ اگرچہ بعد ازاں مسٹر نکسن واٹر گیٹ سکینڈل کے نتیجہ کے طور پر بہت بدنام ہو کر پردھان پد سے محروم ہوئے مگر اپنے عہد میں انہوں نے پہلی بار ہتھیاروں کی دوڑ کو محدود کرنے کے لئے روس کے ساتھ سالٹ معاہدہ کیا ۔ چین کے ساتھ امریکہ کے تعلقات استوار کئے ۔ اور ویتنام کی جنگ کو ختم کیا سالٹ اول کا معاہدہ ابتدائی قسم کا تھا ۔ جسمیں دونوں بڑی طاقتوں نے ہتھیاروں کی دوڑ کو محدود کرنے کے لئے کچھ عہد و پیمان کئے تھے ۔ اور یہ طے ہوا تھا کہ ان کی تفصیلات طے کرنے کے لئے گفت و شنید کو جاری رکھا جائے ۔ چنانچہ پردھان نکسن کے بعد امریکہ کے اگلے پردھان جیری فورڈ اور مسٹر کارٹر نے ۱۹۷۶ء میں امریکہ کا نیا پردھان بننے کے بعد اس سلسلہ کو جاری رکھا ۔ اور لگاتار ۶½ سال کی سخت سودے بازی کے بعد سالٹ دوم کا معاہدہ عمل میں آیا ۔ جس پر گذشتہ سوموار ۱۸ جون کو پردھان کارٹر اور روس کے پریذیڈنٹ مسٹر برژنیف نے دستخط کئے ۔

اگرچہ اس معاہدہ کو دنیا کے امن اور آشتی کے لئے ایک سنگ میل قرار دیا گیا ہے ۔ اور وی آنا میں اس پر دستخط کرتے وقت اس سے بہت سی امیدیں باندھی گئی ہیں حقیقت یہ ہے کہ اس سے نہ تو دنیا میں خطرناک ایٹمی ہتھیاروں کی دوڑ ہی ختم ہوگی ۔ نہ ہی جنگ اور تباہی کے بادل ہی مستقل طور پر چھٹ جائیں گے ۔ اس معاہدہ کا حقیقی مقصد دنیا کی دو بڑی طاقتوں کے درمیان خطرناک ہتھیاروں کی تیاری میں ایک توازن قائم رکھنا ہے ۔ تاکہ دونوں بڑی طاقتوں کو اس بات کا بھروسہ رہے ۔ کہ ان میں سے کوئی بھی کسی مرحلہ پر دوسرے پر حاوی نہیں ہو جائے گا ۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس معاہدہ کی رو سے نہ تو نئے ہتھیاروں کی ایجاد پر کوئی پابندی لگائی گئی ہے ۔ نہ ہی موجودہ ایٹمی ہتھیاروں کے ذخیروں کو ہی کم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ نہ ہی ایٹمی دھماکوں کو ہی آئندہ کے لئے بند کیا گیا ہے ۔ فقط ایک لکیر کھینچ دی گئی ہے ۔ کہ دونوں طاقتیں ان ہتھیاروں کی تیاری میں اس حد سے آگے نہیں جا سکتیں ۔

سالٹ دوم معاہدہ کی رو سے دونوں دیشوں روس اور امریکہ نے یہ فیصلہ کیا ہے ۔ کہ دونوں دیش بین البراعظمی سائز کے 2250 سے زائد راکٹ یا میزائل اپنے پاس نہیں رکھ سکیں گے ۔ جبکہ اس وقت روس کے پاس 2570 اور امریکہ کے پاس 2060 ایسے میزائل ہیں ۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ جہاں امریکہ کو ان میزائلوں میں کچھ اضافہ کرنے کی اجازت ہوگی وہاں روس کو ان میں کمی کرنی پڑے گی ۔ اس کے علاوہ دونوں دیشوں کو 1320 سے زیادہ MIRV تباہ کن ہتھیار رکھنے کی اجازت نہیں ہوگی ۔ ان ہتھیاروں کا سب سے خطرناک پہلو یہ ہے کہ ایک MIRV جسے انگریزی بھاشا میں MULTIPLE INDEPENDENTLY TARGETA-BLE RE-ENTRY VEHICLES کہا جاتا ہے ۔ درحقیقت ایک ایسا میزائل ہے جو اپنے ساتھ بیک وقت کئی راکٹ جن پر ایٹم اور ہائیڈروجن بم لگے ہوئے ہوتے ہیں فضا میں لے جاتا ہے اور پھر وہاں سے یہ تمام راکٹ الگ الگ نشانوں کی طرف روانہ ہو کر مار کرتے ہیں ۔

اس وقت روس کے پاس 795 ایسے MIRV میزائل ہیں جبکہ امریکہ کے پاس 1046 ہیں ۔ مگر سالٹ دوم معاہدہ کی رو سے دونوں دیشوں کو یہ اجازت دیدی گئی ہے ۔ کہ وہ اس ذخیرہ کو گھٹانے کی بجائے بڑھا کر 1320 تک لے جا سکتے ہیں ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ روس کے پاس جو جدید ترین MIRV میزائل ہے اس کا نام ایس ایس 18 ہے ۔ یہ میزائل بیک وقت دس ایٹمی راکٹ اپنے ساتھ فضا میں لے جا کر وہاں سے دس مختلف نشانوں کو مار کر سکتا ہے ۔ جبکہ اس قسم کا جو میزائل منٹ مین III (MINUTE MAN III) امریکہ نے

ایجاد کیا ہے ۔ وہ بیک وقت تین سے زیادہ ۱۵ ایٹمی راکٹ اپنے نشانہ پر نہیں لے جاسکتا ۔ دوسرے لفظوں میں ایک روسی MIRV میزائل کی تباہ کن طاقت امریکہ کے ایک منٹ مین میزائل کے مقابلہ میں ساڑھے تین گنا زیادہ ہے ۔ ایسی حالت میں دونوں ملکوں میں طاقت کا توازن کبھی قائم رہ سکتا ہے ۔ اگر امریکہ کو روس کے مقابلہ میں ، تنے ہی زیادہ MIRV میزائل بنانے کی اجازت دی جائے ۔

یہاں یہ بتا دینا بھی ضروری ہے ۔ کہ اس وقت روس فوجی لحاظ سے بہت سے پہلوؤں میں امریکہ سے آگے نکل گیا ہے ۔ نہ صرف میزائلوں اور راکٹوں کی دوڑ میں وہ امریکہ کے مقابلہ پر زیادہ خطرناک ہتھیار تیار کرچکا ہے بلکہ روایتی فوجوں میں بھی وہ امریکہ سے آگے ہے ۔ مندرجہ ذیل اعداد و شمار اس کی ایک جھلک ہیں :-

	امریکہ	روس
پیدل فوج	20 لاکھ	44 لاکھ
توپ خانہ	5500	20,000
بمبار ہوائی جہاز	5364	8000
طیارہ بردار جہاز	13	2
ٹینک	12,100	50,000
تباہ کن بحری جہاز	161	234
حملہ آور آبدوز	81	195

روس کی اس بڑھتی ہوئی فوجی طاقت اور خطرناک ہتھیاروں کے اس ذخیرے سے امریکہ بہت خائف ہے ۔ روس کے پاس اس وقت امریکہ سے دوگنا سے بھی زائد بھاری میزائل ہیں اور امریکیوں کو یہ خطرہ ہے کہ روس اگر چاہے تو اس کی ساری فوجی شکتی کو کسی بھی وقت اچانک حملہ کرکے تباہ کرسکتا ہے ۔ مگر روس بھی اس معاملہ میں اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھ سکتا ۔ کیونکہ امریکہ نے اپنے بہت سے تباہ کن میزائل سمندر میں ایٹمی آبدوز جہازوں کے اندر رکھے ہوئے ہیں ۔ ایک اندازہ کے مطابق امریکہ کے 200 ایٹمی آبدوز 3 ہزار ایٹمی میزائلوں کے ساتھ روس کے ارد گرد گھوم رہے ہیں ۔ تاکہ اگر کسی وقت روس امریکہ پر حملہ کرنے کی جرأت کرے ، تو یہ تین ہزار ایٹمی میزائل روس کو تباہ کرنے کے لئے اس پر چھوڑ دیئے جائیں ۔

سالٹ معاہدہ اگر سرے چڑھا ہے ۔ تو اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ آج روس اور امریکہ دونوں ہی ایکدوسرے سے اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھتے ہیں ۔ اور یہ جانتے ہیں ۔ کہ اگر کہیں ان میں جنگ چھڑ گئی تو پھر چاہے روس کی طاقت زیادہ ہو یا امریکہ کی ۔ دونوں ہی آپس میں ایکدوسرے کے ہاتھوں تباہ ہو جائیں گے ۔ پھر کیوں نہ آپس میں بیٹھ کر فوجی تیاریوں کی کچھ حدود مقرر کرلی جائیں ۔ تاکہ طاقت کا توازن بھی برقرار رہے اور جنگ کو بھی جب تک ٹالا جاسکتا ہو ، ٹالا جاسکے ۔

(روزنامہ ہند سماچار مجریہ مؤرخہ ۲۲ 6/79)

مسجد احمدیہ بھاگلپور میں توسیع اور دار التبلیغ کی تعمیر!

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ضلع بھاگلپور میں ہماری تین جماعتیں قائم ہیں ۔ گزشتہ سال سے بھاگلپور کی مسجد کے ساتھ والی زمین پر مبلغ کی رہائش کے لئے فیملی کوارٹر تعمیر کرنے کا پروگرام بن رہا تھا ۔ مگر بعض وجوہ کی بناء پر عملی طور پر قدم نہیں اٹھایا جاسکا تھا ۔

(۱) اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ ماہ میں اس کو پورا کرنے کی توفیق ملی ۔ اور یہ سب کام مسجد کی اپنی ذاتی آمدنی سے کئے گئے اور اس طرح دار التبلیغ کے لئے نیا کمرہ موزوں جگہ پر تعمیر ہوا ۔ الحمد للہ !

اس سے قبل مسجد کے زیریں حصہ کی تعمیر کا کام مارچ ۱۹۷۵ء میں ہوا تھا ۔ مگر اس میں بہت کچھ کمی رہ گئی تھی ۔ اس حصہ کی بھی تعمیر و تکمیل کی گئی ۔ اور اس طرح حالیہ ہنگامہ کے بعد جماعت کا آگے ہی بڑھا فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔ تعمیر کے سارے کام کی نگرانی ہمارے ایک مخلص دوست مکرم محمد معین خان صاحب کے ذمہ تھی ۔ اس کے علاوہ مکرم احمد رضا خان صاحب نے بھی گاہے گاہے نگرانی کی ۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو جزائے خیر عطا فرمائے ۔ آمین ۔

تعمیر کے کام کی تکمیل میں مکرم خورشید عالم صاحب D.M صاحب گنج کا تعاون بھی شامل رہا ۔ اللہ تعالیٰ ان کے خلوص میں برکت دے ۔

(۲) حالیہ ہنگامہ کے دوران جہاں دار التبلیغ کا بہت سا سامان شر پسند عناصر نے لوٹ لیا وہاں مسجد احمدیہ بھاگلپور کا بیش قیمت لاؤڈ سپیکر بھی لوٹ لیا گیا ۔ اس کمی کو احباب جماعت نے بہت محسوس کیا ۔ مگر مسجد کے اخراجات میں گنجائش نہ تھی ۔ اس لئے خاکسار نے جماعت کے مخلصین کے سامنے تحریک رکھی ۔ چنانچہ مکرم سید عاشق حسین صاحب کے دو بیٹوں نے اس غرض کے لئے جملہ رقم اپنی طرف سے ادا کی اور مسجد کے لئے لاؤڈ سپیکر بطور عطیہ دیا ۔ اسی طرح جماعت کے بعض دوسرے افراد نے بھی تعاون فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے ۔ آمین ۔

(۳) اس سے قبل مکرم سید عاشق حسین صاحب کی ایک بیٹی نے جو بیرون ہند قیام رکھتی ہیں مسجد کے لئے ایک خوبصورت گھڑی بطور عطیہ دیا ہے ۔ فجزاہا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء ۔

(۴) حلقہ بھاگلپور میں برہ پورہ کی جماعت بھی شامل ہے ۔ حالیہ ہنگامہ میں وہاں کی مسجد کی کھڑکیوں کو بھی توڑا گیا تھا ۔ برہ پورہ میں بفضلہ تعالیٰ ہماری ایک فعال جماعت قائم ہے جس کی اکثریت نوجوانوں پر مشتمل ہے ۔ اور وہ دین کی راہ میں قربانیاں کرنے کا بے پناہ جذبہ رکھتے ہیں ۔ وہاں کی جماعت نے بھی بفضلہ تعالیٰ ایک نیا کمرہ مسجد کے ساتھ تعمیر کیا اور مسجد کی ایک طرف دیوار تعمیر کرلی ہے یہ جماعت اپنے جملہ کام اپنے طوعی چندوں سے کرتی ہے ۔ اور اس سال جماعتی طور پر ٹیلیفون لینے کا پروگرام بھی بنا چکی ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے ۔ آمین ۔ اور ان کی قربانیوں کو محض اپنے فضل سے قبول فرمائے ۔

(۵) مونگھیر میں جماعت کی مسجد بہت پرانی اس کی مرمت و تعمیر کے لئے مکرم سید فضل احمد صاحب آف پٹنہ کے ذریعہ سے ایک خاصی رقم موصول ہوئی ۔ اسی طرح حلقہ بھاگلپور اور مونگھیر کی جماعتوں سے بھی چندہ وصول ہوا ہے اب عنقریب اس کام کو شروع کیا جارہا ہے ۔

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جنہوں نے مذکورہ نیک کاموں میں تعاون فرمایا ہے اپنی طرف سے بہترین جزاء عطا فرمائے اور ہم سب کو مقبول خدمات کی توفیق دیتا چلا جائے ۔ آمین !

خاکسار : عبد الرشید ضیاء ۔
مبلغ بھاگلپور ۔ بہار ۔

مصر ، اسرائیل معاہدہ (بقیہ صفحہ ۹)

اس تشریح اور اللہ کے حکم کی تفسیر کے بعد علمائے ازہر اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا گو ہیں ۔ کہ وہ ملت اسلامیہ اور اس کی وحدت کو دشمنوں کے فتنے سے محفوظ رکھے ۔ چاہے وہ علانیہ ہوں یا خفیہ ۔

اس کے بعد وہ مسلمان حکمرانوں ، ان کے علماء اور مسلم قوموں سے خطاب کرتے ہیں ۔ کہ وہ خدائے پاک سے دعا کریں کہ وہ ان کو توفیق دے کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں اور ان کے اقوال اور اعمال میں ہم آہنگی پیدا ہو ۔ اور وہ اسلامی تعلیمات اور احکامات کی روشنی میں سارے خطرات کا مقابلہ کریں ۔ ہم ان کو اللہ کے اس حکم کی یاد دہانی کرانا چاہتے ہیں ۔ کہ (آپس میں نہ لڑو ورنہ تم بکھر جاؤ گے اور تمہاری طاقت زائل ہوجائے گی) اور اللہ فرماتا ہے ' جس نے اللہ کی رسی کو تھام لیا ۔ وہ صراط مستقیم پر ہدایت پائے گا ۔"

ترجمہ از " الاحرام " مصر مئی ۱۹۷۹ء
(بحوالہ روزنامہ "روشنی" سرینگر ۲ 6/79 ء)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم مولوی محمد ابو الوفا صاحب مبلغ انچارج کالیکٹ تبلیغی دورے پر نکلے تھے ۔ کہ راستہ میں گر پڑے اور کہنی کا جوڑ ہٹ گیا جس کی وجہ سے سخت تکلیف ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ ہمارے مبلغ صاحب کی کہنی کا جوڑ جلد درست ہوجائے اور انہیں زیادہ سے زیادہ تبلیغ اسلام کی توفیق ملے ۔

(۲) مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ انچارج شاہجہانپور تبلیغی دورے پر تھے کہ ان کے چہرہ پر لقوہ ہوگیا ہے علاج جاری ہے

احباب دعا فرمائیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کے عارضہ کو جلد دور فرمائے اور شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

(۳) ۔ مکرم بشیر احمد صاحب سعید آباد (حیدرآباد) مبلغ ۵۱/ روپے اعانت بدر اور ۳۰/ روپے شادی فنڈ اور ۱۵۰/ روپے مد مرمت مقامات مقدسہ میں ادا کرتے ہوئے جملہ اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔ خاکسار : حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد

(۴) ۔ میرے بچوں اور اہلیہ صاحبہ کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی ۔ احباب جماعت ہم سب کی صحت یابی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا فرمائیں ۔ خاکسار :
فاروق احمد متھرا ۔ یوپی

(۵) ۔ خاکسار کو چند دنوں سے کلیجہ میں درد ہے اور سانس کی بھی تکلیف ہے ۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے
خاکسار : فاروق احمد کٹکو ۔ تیماپوری ۔

(۶) ۔ مکرم ایس ۔ این جمیل صاحب آف موتی ہاری کو اللہ تعالیٰ نے ان کی ملازمت میں جو وہ ریلوے میں کرتے ہیں ، ترقی عطا فرمائی ہے ۔ اس خوشی میں موصوف مبلغ ۱۰/ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کرتے ہوئے آئندہ بھی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے نیز اپنے بیٹے سید عارف احمد کی مستقل ملازمت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔
خاکسار : ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال آمد

(۷) ۔ حیدرآباد سے محترمہ امۃ المنیر بیگم صاحبہ بیوہ محترم سیٹھ رشید احمد صاحب مرحوم ، اپنے بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات اور کاروبار میں ترقی و برکت کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتی ہیں
خاکسار : محمد انعام غوری ۔ قادیان

سروپ والی میں ایک الوداعی تقریب

مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی قائم مقام ناظر اعلیٰ کی تقریر!

ضلع گورداسپور کے ایس۔ایس۔پی سردار گوراقبال سنگھ بھلّر کا تبادلہ بھٹنڈہ ہوگیا ہے۔ اور اُن کی جگہ پر مسٹر آر کے شرما ایس ایس پی گورداسپور تشریف لائے ہیں۔ ہمارے علاقہ کے ایم ایل اے جتھیدار مہندر سنگھ سروپ والیہ نے اپنے ہاں جناب بھلّر کی الوداعی پارٹی کا انتظام کیا۔ اس میں جناب پریتم سنگھ بالا ڈی سی صاحب گورداسپور۔ مسٹر آر کے شرما صاحب ایس ایس پی اور گورداسپور اور بٹالہ کے افسران اور علاقہ کے سرپنچ صاحبان شامل ہوئے۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک وفد مشتمل بر ارکان مکرم ملک صلاح الدین صاحب قائم مقام امیر مقامی۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی قائم مقام ناظر اعلیٰ۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اُمور عامہ اور مکرم فضل الٰہی خان صاحب نائب ناظر امور عامہ شریک ہوا۔ منتظمین کی خواہش پر سب سے پہلے جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے تقریر کی جس میں جناب بھلّر صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اپنے عرصہ قیام کے دوران گورداسپور میں بہت اچھا انتظام و انصرام کیا۔ نیز جماعت احمدیہ سے حسنِ سلوک اور تعاون کیا۔ ہم ان کو محبت بھرے جذبات سے الوداع کہتے ہیں۔ اور بارگاہِ ربّ العزت میں دُعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو ہر جگہ اچھے رنگ میں مُلک کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اور ساتھ ہی آنے والے ایس۔ایس۔پی جناب آر۔کے شرما کو جماعت کی طرف سے خوش آمدید کہتے ہیں۔ اور دُعاگو ہیں کہ اُن کو بھی اس علاقہ میں اچھے رنگ میں کام کرنے کا موقعہ ملے۔ اور یقین دلاتے ہیں کہ جماعت اُن سے تعاون کرے گی۔

اس موقعہ پر جماعت کی طرف سے جناب شرما صاحب کو قرآن مجید اور اسلام کے دوسرے لٹریچر کا تحفہ پیش کیا۔ جس کو انہوں نے عقیدت سے قبول کیا۔

اس تقریب میں شامل ہونے والے اور معززین کرام کی خدمت میں جماعت کا لٹریچر پیش کیا گیا۔ (نامہ نگار)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۰ر جون ۱۹۷۹ء کو بعد نمازِ عصر مسجد مبارک قادیان میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوت و تبلیغ نے عزیزہ جمیلہ خاتون صاحبہ بی۔اے بنت مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی درویش نائب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان کا نکاح عزیزم سید طاہر احمد صاحب ابن مکرم سید منظور علی صاحب آف نیو جرسی (امریکہ) کے ہمراہ بعوض پچیس ہزار روپیہ حق مہر پڑھایا۔ چونکہ مکرم طاہر احمد صاحب خود بوقت نکاح تشریف نہیں لاسکے تھے انہوں نے اپنی طرف سے ایجاب و قبول کے لئے مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش کو اپنا وکیل مقرر کیا تھا۔ بعد خطبہ و اعلانِ نکاح دُعا کی گئی۔ احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور اسلام و احمدیت کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

اس خوشی کے موقعہ پر مکرم سید طاہر احمد صاحب نے درویش فنڈ میں ایک سو روپیہ اور اعانت بدر میں تیس روپے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان فرمائے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ (مینیجر بدر قادیان)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے میرے خالہ زاد بھائی مکرم مبشر احمد صاحب مقیم کلکتہ کو سات ماہ کی بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو کامل صحت دے اور نیک اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ علاوہ ازیں میری خالہ صاحبہ کی طبیعت اکثر خراب رہتی ہے صحت کاملہ کے لئے احباب دُعا فرمائیں۔ مکرم مبشر احمد صاحب نے مبلغ دس روپیہ اعانت بدر میں اور پانچ روپیہ بطور شکرانہ ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار: بشیر الدین کارکن فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان۔

اِلحاد اور بے دینی کے خلاف — بقیہ اداریہ (۲)

اخبارات میں آچکی ہیں کہ کس طرح اسلحہ سازی کی دوڑ میں دونوں متخالف فریق ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اسلحہ کے یہ انبار نام ہے نوعِ انسان کی مکمل تباہی اور بربادی کا۔ اس کے خوفناک عواقب کو جب ہر فریق اپنے طور پر سوچتا ہے تو اُسے کسی نہ کسی حدبندی کی طرف توجہ دینے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اور غفلت کی صورت میں اس کا ضمیر اُسے ملامت کرتا ہے۔

بہرحال یہ بات اپنی جگہ پر مُسلّم ہے کہ آج جو دُنیا تباہی کے کنارے پہنچ چکی ہے اسے صحیح مذہب کی راہنمائی ہی نجات کی طرف لے جاسکتی ہے۔ اس لئے اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ ہر شخص ہی نہایت درجہ سنجیدگی کے ساتھ مذہب کی ضرورت اور خدا کی ہستی پر زبردست دلائل کو یاد رکھے۔ اور بھٹکنے والوں کو حقیقی نجات کی طرف لانے کی کوشش کرے۔ بلاشبہ سُرخ آندھی اپنے اندر بڑے خوفناک نتائج رکھتی ہے۔ لیکن مذہب پسند طبقہ کے پاس بالعموم اور ہم مسلمانوں اور احمدیوں کے پاس تو اسلام واحمدیت کی بتائی ہوئی شاندار راہِ نجات موجود ہے۔ اس لئے نوعِ انسان کی ہمدردی کا تقاضا ہے کہ اس آندھی کو روکنے کے لئے نجات کی اس راہ پر خود بھی قائم ہوں اور دوسروں کو بھی قائم کرنے میں مقدور بھر کوشش کریں۔

وباللہ التوفیق۔

محمد حفیظ بقاپوری

درخواستِ دُعا

(۱) مکرم بابر خان صاحب آف سورو اپنی چچی صاحبہ کی صحت و سلامتی اور اپنے کاروبار میں ترقی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۲) خاکسار کی بڑی بہن محترمہ سیدہ رشیدہ خاتون صاحبہ کافی دنوں سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اُن کی کامل صحت یابی کے لئے نیز برادرم انوار الدین صاحب بی۔اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ اُن کی نمایاں کامیابی کے لئے قارئینِ بدر سے عاجزانہ درخواستِ دُعا ہے۔

خاکسار: سید قیام الدین متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS,
PHONES:- 52325 / 52686. P.P.
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز۔
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
چپل پروڈکٹس
۲۹ر۲۴ مکھنیا بازار۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS -- 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹوونگس

اعلان برائے مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ

ان دنوں وکالت تبشیر ربوہ یہ کوشش کر رہی ہے کہ خلفاء سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو وقتاً فوقتاً مبلغین کو ہدایات فرمائی ہیں اُن کو جمع کر کے یکجائی طور پر شائع کر دیا جائے۔ جو مبلغین کے لئے ایک مشعلِ راہ کا کام دے۔

یہ ہدایات و نصائح بعض تو سلسلہ کے اخبارات و رسائل میں شائع ہو چکی ہیں جو ضبطِ تحریر میں لائی جا رہی ہیں۔ لیکن بعض ہدایات ممکن ہے مبلغین کے ذاتی ریکارڈ میں ہی ہوں۔ اور انہیں شائع نہ کیا گیا ہو۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ ہر مبلغ سے درخواست کی جاتی ہے کہ ان کے پاس اگر کوئی ایسی نصائح موجود ہیں تو ان کی نقل یا فوٹو سٹیٹ کاپی فوری طور پر دفتر تبشیر میں ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔!!

جماعت کے اگر کسی اور دوست کے پاس تبلیغ کے سلسلہ میں ایسی ہدایات موجود ہوں تو وہ بھی اس اعلان کے مخاطب ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ناظر اعلیٰ قادیان

تحریک جدید کی اہمیت!

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"اگر تم نے احمدیت کو دیانتداری سے قبول کیا ہے تو اے مردو! اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس سے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسولؐ کے لئے قربان کر دو"

حضور رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی مالی قربانیاں پہلے سے دوچند اور سہ چند کر کے فلاحِ دارین کے وارث بنیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

وقف جدید اچھا کام کر رہی ہے!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"وقف جدید اچھا کام کر رہی ہے۔ لیکن اس کے کام میں زیادہ حسن پیدا ہونا چاہئیے۔ اور جماعت کو کام کرنے والوں کی تعداد بڑھانی چاہئیے اور کام کرنے کے لئے جس سرمایہ کی ضرورت ہے، وہ مہیا ہونا چاہئیے"

وقف جدید کے مالی سال کا چھٹا مہینہ گزر رہا ہے۔ توقع ہے کہ تمام امراء صاحبان اور صدر صاحبان ذاتی طور پر دلچسپی کا اعلیٰ مظاہرہ کر کے عہدیداران اور منتظمین جماعت کے تعاون سے وقف جدید کے مجاہدین کی تعداد بڑھانے کی بھی کوشش کریں گے۔ اور سلسلہ کے دیگر چندوں کے ساتھ ساتھ چندہ وقف جدید کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ دیں گے۔ تاکہ اختتام سال سے قبل ہی یہ چندہ بھی بجٹ کے مطابق وصول ہو کر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہو جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

صدقات

کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

"خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں اس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقات بہت دیا کرو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔"

حضور رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد ہماری جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں رکاوٹوں کے پیشِ نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدس کے ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے۔ اور ساتھ ہی جماعت کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دعائیں بھی کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

رپورٹ ہائے جلسہ یوم خلافت

مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے بھی جلسہ ہائے یوم خلافت کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ لیکن عدم گنجائش کے باعث ان کی اشاعت سے معذرت کرتے ہوئے ان جماعتوں کے صرف نام شائع کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

موسیٰ بنی مائینز۔ تیماپور۔ مرکرہ۔ ناصر آباد (کشمیر)۔ سورو (اڑیسہ)۔ کیرنگ (اڑیسہ)۔ پینگاڈی (کیرالہ)۔ بھدرواہ۔ لکھنؤ۔

درخواست دعا

زیورک (سوئٹزرلینڈ) سے مکرم ناصر احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ وہ گزشتہ سال ماہ دسمبر میں ایک خطرناک اپریشن کے سلسلہ میں سات ہفتے ہسپتال میں زیر علاج رہے اور صحت یاب ہو کر گھر آئے لیکن اب دوبارہ ان پر بیماری کا حملہ ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ پھر ۲۸ مئی سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ مختلف ٹیسٹوں کے بعد پتہ چلا ہے کہ Pancreatic gland میں ایک سخت قسم کی انفیکشن ہے۔ اور Liver میں بھی ایک نقص کا علم ہوا ہے۔ جس کی ابھی تک تعیین نہیں ہو سکی۔

بہر حال علاج جاری ہے۔ موصوف احباب جماعت سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کی کامل صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا کی جائے تا وہ جلد صحت یاب ہو کر وہ ضروری اور دینی کام جو انہوں نے شروع کئے ہوئے ہیں عمدگی کے ساتھ سرانجام دے سکیں۔

(ایڈیٹر بدر)

ترسیل زر اور دیگر انتظامی امور کے بارہ میں منیجر بدر کو اور مضامین کے بارہ میں ایڈیٹر بدر کو تحریر فرمائیں۔